کلاس نہم: مطالعہ پاکستان

باب 1: پاکستان کی نظریاتی اساس: نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت، نظریہ کے ماخذ، نظریہ کی اہمیت، نظریہ پاکستان کا مفہوم، اسلامی ریاست اور اقلیتوں کے حقوق، نظریہ پاکستان کے عناصر، برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دوقومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کی وضاحت، علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت۔

مشقی سوالات: 1(مکمل)، 2(i,iii-v)، 3(مکمل)، 4(i-iv,vi)، 5(i, iv-iv)

باب 2: تحریک پاکستان اور پاکستان کا قیام: تحریک پاکستان کا پس منظر، تحریکِ علی گڑھ اور سرسید احمد خان، تقسیمِ بنگال، شملہ وفد، مسلم لیگ کا قیام، میثاقِ لکھنو، تحریکِ خلافت، تحریکِ ہجرت، نہرو رپورٹ، قائداعظمؒ کے چودہ نکات، علامہ محمد اقبالؒ کا خطبہ الہٰ آباد، قراردادِ لاہور، 3 جون 1947ء کا منصوبہ، قانون آزادی ہند 1947ء ریڈکلف ایوارڈ، صبح آزادی، قائداعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار، گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی خدمات اور کارنامے، قراردادِ مقاصد، پاکستان۔ بھارت جنگ 1965ء، جنگ کے اہم واقعات، جنگ کے اثرات، مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام، مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب۔

مشقی سوالات: 1(i-v,vii,x)، 2(i-iii)، 3(ii-iv)، 4(i,iii,vi)، 5(i-iv,vi,viii)

باب 3: زمین اور ماحول: پاکستان کا محلِ وقوع، محل وقوع کی اہمیت، آب و ہوا کے انسانی زندگی پر اثرات، گلیشیرز کی اہمیت، پاکستان کے دریا، جنگلات، جنگلات کی اہمیت، اہم ماحولیاتی مسائل اور ان کا حل، آلودگی، جنگلات کا کٹاؤ، سیم وتھور۔

مشقی سوالات: 1(ii,iv)، 2(مکمل)، 4(i,iii-v)، 3(i,iv-vi,ix-x)، 5(i,iii,iv,vi,vii)

باب 4: خواتین کو بااختیار بنانا: قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق، تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار، قیامِ پاکستان 1947ء سے عہدِ حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات، تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف، پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات، خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار۔

مشقی سوالات: 1(مکمل)، 2(مکمل)، 3(مکمل)، 4(مکمل)

باب 1:

پاکستان کی نظریاتی اساس

سلیبس :نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت (نظریہ)، نظریہ کے ماخذ (مشترکہ مذہب، مشترکہ سیاسی مقاصد، مشترکہ تعلیمی مقاصد، مشترکہ سیاسی مقاصد، مشترکہ ثقافتی مقاصد)، نظریہ کی اہمیت، نظریہ کی اہمیت، نظریہ کا مفہوم، اسلامی ریاست اور اقلیتوں کے حقوق، نظریہ پاکستان کے عناصر (عقائد عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت ومساوات، عدل وانصاف)، برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دوقومی نظریہ کی ابتدااور ارتقاء کی وضاحت (دو قومی نظریہ)، علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت (نظریہ پاکستان اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، نظریہ پاکستان اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ)

کلاس ورک: مشقی سوالات: سوال 1 (مکمل)، سوال 2 (i,iii,v)، سوال 3 (مکمل)

ہوم ورک: مشقی سوالات: سوال 4 (i,iv,vi)، سوال 5 (i,iv,vi)

نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 نظریہ کے لیے انگریزی میں ۔۔۔۔ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
(A) آئیڈیالوجی ✓ (B) بائیولوجی
(C) فزیالوجی (D) تمام

-2 معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد ہے:
(A) روح (B) سوچ
(C) فکر (D) تفکر ✓

-3 کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا، کہلاتا ہے:
(A) نظریہ ✓ (B) عقیدہ
(C) روح (D) نقشہ

-4 ایسا ضابطہ یا پروگرام جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو، کہلاتا ہے۔
(A) نظریہ ✓ (B) عقیدہ
(C) ضابطہ (D) فقہ

-5 محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے:
(A) مذہب ✓ (B) مقصد
(C) ضابطہ (D) مفروضہ

-6 آریا سماج اور برہمو سماج کا مقصد ہے :
(A) اسلام کی اشاعت (B) یہودیت کی اشاعت
(C) سکھ مت کی اشاعت ✓ (D) ہندوازم کی اشاعت

-7 آریا سماج کا بانی تھا:
(A) رام موہن (B) ریڈکلف
(C) دیانند سرسوتی ✓ (D) لعل موہن

-8 انگریزوں کے متعارف کردہ نظام تعلیم میں مرکزی حیثیت حاصل تھی:
(A) اردو زبان کو (B) فارسی زبان کو
(C) عربی زبان کو (D) انگریزی زبان کو ✓

-9 برصغیر کے مسلم علماء نے انگریزی زبان سیکھنے کو قرار دیا:
(A) عین اسلام (B) خلاف اسلام ✓
(C) زینت اسلام (D) عزت اسلام

-10 جنگ آزادی لڑی گئی:
(A) 1857ء میں ✓ (B) 1858ء میں
(C) 1859ء میں (D) 1860ء میں

-11 جنگ آزادی میں زیادہ کردار تھا:
(A) ہندوؤں کا (B) مسلمانوں کا ✓
(C) سکھوں کا (D) یہودیوں کا

-12 جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے ساتھ سخت رویہ ہوتا چلا گیا:
(A) ہندوؤں کا (B) عیسائیوں کا
(C) یہودیوں کا (D) انگریزوں کا ✓

-13 ہندوؤں نے سرکاری زبان کا درجہ دلوانے کی کوشش کی:
(A) اردو کو ✓ (B) ہندی کو
(C) پنجابی کو (D) کشمیری کو

-14 مسلمانوں کو پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا:
(A) عربی (B) پنجابی
(C) ہندی (D) انگریزی ✓

اہم مختصر سوالات

-1 نظریہ کے لیے انگریزی میں کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟
ج: نظریہ کے لیے انگریزی میں آئیڈیالوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

-2 نظریہ کی تعریف کریں۔
ج: کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔

-3 نظریہ کے ماخذ کتنے ہیں؟ نام تحریر کریں۔
ج: نظریہ کے پانچ ماخذ ہیں، جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:
-1 مشترکہ مذہب -2 مشترکہ سیاسی مقاصد
-3 مشترکہ تعلیمی مقاصد -4 مشترکہ معاشی مقاصد
-5 مشترکہ ثقافتی مقاصد

نظریہ کے ماخذ (مشترکہ مذہب، مشترکہ سیاسی مقاصد، مشترکہ تعلیمی مقاصد، مشترکہ معاشی مقاصد، مشترکہ ثقافتی مقاصد)، نظریہ کی اہمیت

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے:
(A) نظریہ ✓ (B) مفروضہ (C) فقہ (D) مذہب

2- قومی حقوق وفرائض کی وضاحت کرتا ہے:
(A) فقہ (B) اجماع (C) قیاس (D) نظریہ ✓

3- قوم کو متحد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے:
(A) خیال (B) تفکر (C) نظریہ ✓ (D) مفروضہ

4- قائداعظم نے دستور ساز اسمبلی میں اقلیتوں کے حقوق کا ذکر کیا:
(A) 11 اگست 1945ء کو (B) 11 اگست 1946 کو
(C) 11 اگست 1947ء کو ✓ (D) 11 اگست 1948ء کو

5- نظریہ پاکستان کی بنیاد رکھی گئی:
(A) اسلام پر ✓ (B) بدھ مت پر
(C) یہودیت پر (D) عیسائیت پر

6- تحریک پاکستان اور تعمیر پاکستان کے مجموعی تصور کو کہتے ہیں:
(A) تحریک استوا (B) تحریک خلافت
(C) تحریک آزادی (D) نظریہ پاکستان ✓

7- اسلامی اصولوں کے نفاذ کے لیے قائم کیا گیا:
(A) سعودی عرب (B) ایران
(C) پاکستان ✓ (D) مصر

8- بھائی چارہ، مساوات اور انسانی دوستی بنیادی باتیں ہیں:
(A) یہودیت کی (B) ہندومت کی
(C) بدھ مت کی (D) اسلام کی ✓

9- قائداعظم نے بنیادی حقوق کے ختم ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا:
(A) زمینی (B) آسمانی (C) انسانی ✓ (D) حیوانی

10- دو قومی نظریے کی ابتدا تو مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی ہو گئی تھی:
(A) عرب امارات میں (B) فرانس میں
(C) امریکہ میں (D) برصغیر میں ✓

11- سرسید احمد خان نے کہا: ہندو اور مسلمان الگ الگ قومیں ہیں:
(A) 1857ء میں (B) 1860ء میں
(C) 1867ء میں ✓ (D) 1870ء میں

12- علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد دیا:
(A) 1925ء میں (B) 1930ء میں ✓
(C) 1935ء میں (D) 1940ء میں

13- مولانا عبدالحلیم شرر نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی:
(A) 1880ء میں ✓ (B) 1885ء میں
(C) 1889ء میں (D) 1890ء میں

14- قانون کی حاکمیت کو یقینی بنانا مقصد ہوتا ہے:
(A) ہندومت کا (B) سکھ مت کا
(C) جین مت کا (D) اسلام کا ✓

15- مسلمانوں کی قوت کا انحصار ہے:
(A) اسلام پر ✓ (B) عیسائیت پر
(C) یہودیت پر (D) سکھ مت پر

اہم مختصر سوالات

1- نظریہ کے ماخذ کتنے ہیں؟ نام تحریر کریں؟

جواب: نظریہ کے پانچ ماخذ ہیں، جن کے نام درج ذیل ہیں:
(i) مشترکہ مذہب (ii) مشترکہ سیاسی مقاصد
(iii) مشترکہ معاشی مقاصد (iv) مشترکہ تعلیمی مقاصد
(v) مشترکہ ثقافتی مقاصد

2- مشترکہ مذہب سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: مذہب محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندوازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔ آریا سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی نے تو حد کر دی تھی۔ اس نے شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف) بنانا تھا۔ برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔ کانگریسی دور حکومت (1937-39)ء نے اس خیال کو مزید پختہ کر دیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اپنی مذہبی شناخت اور پہچان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

3- مشترکہ سیاسی مقاصد سے کیا مراد ہے؟

ج: مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت دنیا کی کئی اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔ انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک و ہند میں جمہوریت کا تصور ابھرا۔ جس میں حکومتی نمائندوں کا انتخاب ووٹ کے ذریعے عمل میں آتا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان برصغیر پاک و ہند میں اقلیت میں تھے لہٰذا حکومت میں مسلمانوں کا حصہ بھی تھوڑا تھا۔ نئے سیاسی نظام نے جو شعور دیا تھا اس کی وجہ سے مسلمانوں کا تشخص ابھرنے لگا

taleemcity.com

-4 مشترکہ تعلیمی مقاصد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے برصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظامِ تعلیم متعارف کرایا جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اس پر مسلم علماء نے رد عمل کو اظہار کرتے ہوئے انگریزی زبان سیکھنے کو خلاف اسلام قرار دیا۔ بیشتر مسلمانوں نے نئے نظامِ تعلیم کو رد کر دیا۔ یہ سب ایک نظریے کی بنیاد پر ہوا اور وہ نظریہ اسلام تھا۔

-5 مشترکہ ثقافتی مقاصد کو مختصراً لکھیں۔

جواب: مشترکہ ثقافتی مقاصد کی بنیاد پر بھی کسی قوم کا نظریہ جنم لیتا ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ برطانوی حکومت میں جب ہندوؤں کا حکومتی سطح پر عمل دخل بڑھا تو انھوں نے اُردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دلوانے کی کوشش کی۔ اُردو کیونکہ عرب رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا اسے اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا ہندوؤں نے اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کر دیا۔ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا۔ ہندوؤں کے اس عمل نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ متحدہ ہندوستان میں اپنے تشخص کو مزید برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

-6 اردو اور ہندی کون سے رسم الخط میں لکھی جاتی تھی؟

ج: اردو عربی رسم الخط میں لکھی تھی جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی۔

-7 دو ہندو تحریکوں کے نام لکھیں۔

جواب: (i) آریا سماج (ii) برہمو سماج

-8 نظریہ پاکستان کی اہمیت دو نکات سے واضح کریں۔

ج: **سوچ کی عکاسی:** نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔

قومی و فرائض کی وضاحت: نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔

-9 نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے کس قدر اہم ہے؟ تین نکات لکھیں۔

ج: 1: نظریہ قوم کو متحد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

2: نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت بخشتا ہے۔

3: نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور مقصد کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔ نظریہ انقلاب کو جنم دیتا اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

-10 نظریہ کے وجود کے تین اسباب تحریر کریں۔

جواب: نظریہ کے وجود کے تین اسباب درج ذیل ہیں۔

(i) کوئی بھی نظریہ فوراً وجود میں نہیں آتا بلکہ اس کے پیچھے واقعات کام کر رہے ہوتے ہیں۔

(ii) عام طور پر نظریہ معاشرے کے پسماندہ لوگوں میں محرومی کو ختم کرنے کے لیے وجود میں آتا ہے۔

(iii) مشکل حالات اور سماجی دباؤ نظریے کو جنم دیتے ہیں اور معاشرے میں مشکلات کے شکار لوگ اس کی طاقت بنتے ہیں۔

-11 نظریہ کی بنیاد پر حقوق حاصل کرنے کی دو مثالیں لکھیں۔

جواب: نظریہ کی بنیاد پر حقوق حاصل کرنے کی دو مثالیں درج ذیل ہیں۔

(i) جس طرح امریکہ میں سیاہ رنگت کے لوگوں نے مساوی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد شروع کی تو ان کا نظریہ مساوی حقوق کے حصول کا تھا۔ ایک لمبے عرصے تک بنیادی انسانی حقوق سے محرومی نے ان میں مساوی حقوق کے حصول کے لیے ایک نظریے نے جنم لیا۔

(ii) اس طرح برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے سماجی و سیاسی حقوق کے حصول کے لیے جب جدوجہد شروع کی تو اس کی وجہ انگریزوں اور ہندوؤں کا ظالمانہ رویہ تھا جس نے مسلمانوں کے اندر آزادی کی لہر پیدا کی اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے لیے نظریہ وجود میں آیا۔

-12 نظریہ کے پس پردہ کون کون سے عناصر شامل ہیں؟

جواب: ہر نظریہ کے پس پردہ تاریخ، روایات، رسم و رواج، مزاج، نفسیات اور مذہب جیسے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ یہی عناصر کسی بھی نظریہ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

نظریہ پاکستان کا مفہوم اسلامی ریاست اور اقلیتوں کے حقوق

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 عقائد کے مجموعے کو کہتے ہیں:

(A) اخلاق (B) شریعت
(C) اجماع (D) ایمان ✓

-2 اللہ تعالیٰ واحد اور یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، یہ عقیدہ کہلاتا ہے:

(A) توحید ✓ (B) رسالت
(C) آخرت (D) ملائکہ

-3 زمین پر اللہ تعالیٰ کے نائب ہونے کی حیثیت حاصل ہے:

(A) جنات کو (B) فرشتوں کو
(C) انسانوں کو ✓ (D) ان تمام کو

-4 عقیدہ رسالت سے مراد ہے:

(A) حضرت آدم پر ایمان (B) حضرت محمد ﷺ پر ایمان ✓
(C) پہلے رسولوں پر ایمان (D) اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان

5- اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں:

(A) حضرت موسیٰ (B) حضرت یوسف

(C) حضرت عیسیٰ (D) حضرت محمد ﷺ ✓

6- عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرنے والا نہیں ہو سکتا:

(A) انسان (B) شریف

(C) دیانتدار (D) مسلمان ✓

7- اسلام کا چوتھا رکن ہے:

(A) کلمہ (B) نماز

(C) روزہ ✓ (D) حج

8- حج فرض ہے:

(A) صاحب استطاعت پر ✓ (B) تمام مسلمانوں پر

(C) تمام مردوں پر (D) تمام جوانوں پر

9- اسلام نے حرام قرار دیا ہے:

(A) شکار (B) سود ✓

(C) تحفہ (D) صدقہ

10- اسلام میں کوئی تصور نہیں:

(A) عدل وانصاف (B) اخوت ومساوات کا

(C) اونچ نیچ کا ✓ (D) شفقت ومحبت کا

11- فضیلت کا معیار ہے:

(A) دولت (B) شہرت

(C) تعلقات (D) تقویٰ ✓

12- خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا یہ فرمان ہے:

(A) تابعی (B) صحابی

(C) نبوی (D) باری تعالیٰ ✓

13- وہ معاشرہ دن گنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے، جس میں بالادستی ہو:

(A) دولت کی (B) سیاست کی

(C) دولت کی (D) قانون کی ✓

اہم مختصر سوالات

1- نظریہ پاکستان کا مفہوم بیان کریں۔

ج: نظریہ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی حوالے سے مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریے حیات کی بنیاد پر دوسری اقوام سے مختلف ہیں۔

2- نظریہ پاکستان کے متعلق قائداعظم محمد علی جناح کا فرمان تحریر کریں۔

ج: قائداعظم نے فرمایا: پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر کا پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔

3- نظریہ پاکستان کی بنیاد کس پر رکھی گئی تھی؟

ج: نظریہ پاکستان وہ لائحہ عمل تھا جس کی بنیاد ایک خاص نظریہ یعنی اسلام پر رکھی گئی تھی۔

4- نظریہ پاکستان کی تعریف کریں:

ج: نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطہ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانان برصغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

5- علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا کب تصور پیش کیا؟

ج: علامہ اقبال نے 1930ء میں خطبہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا تصور پیش کیا۔

6- قائداعظم نے مطالبہ پاکستان کے بارے میں پوچھے گئے سوال کا کیا جواب دیا؟

ج: قائداعظم نے مطالبہ پاکستان کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا بھائی چارہ، مساوات، اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔

نظریہ پاکستان کے عناصر (عقائد عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت ومساوات، عدل وانصاف)

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- برصغیر پاک وہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں، کہلاتا ہے:

(A) دو قومی نظریہ ✓ (B) میثاق لکھنؤ

(C) تحریک التوا (D) تحریک خلافت

2- برصغیر میں دو بڑی قومیں آباد ہیں:

(A) سکھ اور ہندو (B) ہندو اور مسلمان ✓

(C) عیسائی اور ہندو (D) ہندو اور یہودی

3- دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا:

(A) افغانستان (B) سعودی عرب

(C) ایران (D) پاکستان ✓

4- محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا:

(A) 712 ✓ (B) 713 (C) 714 (D) 715

5- غزنوی دور حکومت میں موجود پاکستانی علاقوں میں رواج پکڑا:

(A) عربی زبان نے (B) اردو زبان نے

(C) ہندی زبان نے (D) فارسی زبان نے ✓

6- سلطنت دہلی پر خاندانوں نے حکومت کی:

(A) 5 ✓ (B) 7 (C) 9 (D) 10

taleemcity.com

7- مغلیہ دورِ حکومت کے مشہور حکمران تھے:

4(A)　5(B)　6(C) ✓　7(D)

8- مغلیہ دورِ حکومت کا پہلا حکمران تھا:

(A) ظہیر الدین بابر ✓　(B) بہادر شاہ ظفر

(C) محمد بن قاسم　(D) صلاح الدین ایوبی

9- سر سید احمد خان ابتدا میں حامی تھے:

(A) متحدہ ہندوستان کے　(B) تحریک بغاوت کے

(C) متحدہ قومیت کے ✓　(D) دوقومی نظریے کے

10- اردو ہندی تنازع شروع ہوا:

1865(A)　1867(B) ✓　1869(C)　1870(D)

11- چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور میں طالب علم تھے:

(A) کند ذہن　(B) نامور ✓　(C) غریب　(D) ہوشیار

12- سر سید احمد خان نے مسلمان کو کانگرس میں شمولیت سے منع کیا:

1885(A) ✓　1886(B)　1887(C)　1889(D)

13- چودھری رحمت علی نے (Now OR Never) کتابچہ جاری کیا:

(A) 28 جنوری 1933 کو ✓　(B) 29 جنوری 1934 کو

(C) 24 جنوری 1933 کو　(D) 27 فروری 1933 کو

14- چودھری رحمت علی نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی:

(A) مصر سے　(B) امریکہ سے

(C) ترکی سے　(D) برطانیہ سے ✓

اہم مختصر سوالات

1- نظریہ پاکستان کے عناصر کون کون سے ہیں؟

ج: نظریہ پاکستان کے عناصر عقائد، عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت و مساوات اور عدل و انصاف ہیں۔

2- عقیدہ توحید سے کیا مراد ہے؟

ج: عقیدہ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

3- إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا ترجمہ لکھیں۔

ج: ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

4- ارکان اسلام کتنے اور کون کونسے ہیں؟

ج: ارکان اسلام پانچ ہیں جو کہ درج ذیل ہے:

1- توحید و رسالت　2- نماز　3- زکوٰۃ

4- روزہ　5- حج

5- زکوٰۃ پر مختصر نوٹ لکھیں۔

ج: اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہیں اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہیں۔

6- عدل و انصاف کا کیا تقاضا ہے؟

ج: عدل و انصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرے میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی کیونکہ اس طرح کوئی کسی کو حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمان یا نا انصاف کا مرتکب نہیں ہوگی۔

7- مساوات کے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ج: خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے مساوات کو اپنے آخری خطبہ میں یوں بیان فرمایا ہے:

اے لوگو! بے شک تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام کو کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

1- دوقومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

ج: دوقومی نظریہ سے مراد ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

2- دوقومی نظریہ کا نصب العین کیا تھا؟

ج: دوقومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے قومی تصور کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

3- مغلیہ دورِ حکومت کا آغاز کب اور کہاں ہوا؟

ج: 1526 میں ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857 تک قائم رہی۔

4- مغلیہ دورِ حکومت کے مشہور حکمرانوں کے نام تحریر کریں؟

ج: مغلیہ دورِ حکومت میں بابر ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہان اور نگ زیب مشہور حکمران تھے۔

5- بہادر شاہ ظفر سے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا۔ جہاں وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

6- اردو ہندی تنازع کب اور کہاں شروع ہوا؟

ج: اردو ہندی تنازع 1867 میں بنارس میں شروع ہوا۔

taleemcity.com

7- اب یا پھر کبھی نہیں (Now OR Never) عنوان سے شہرہ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

ج: 28 جنوری 1933ء کو چودھری رحمت علی نے ،اب یا پھر کبھی نہیں (Now OR Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا۔

برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دوقومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کی وضاحت

برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا، سرسید احمد خان اور دوقومی نظریہ چودھری رحمت علی اور دوقومی نظریہ

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں، کہلاتا ہے:

(A) دوقومی نظریہ ✓ (B) میثاق لکھنؤ

(C) تحریک التوا (D) تحریک خلافت

2- برصغیر میں دو بڑی قومیں آباد ہیں:

(A) سکھ اور ہندو (B) ہندو اور مسلمان ✓

(C) عیسائی اور ہندو (D) ہندو اور یہودی

3- برصغیر میں تبلیغ اسلام کرنے والے عرب برصغیر میں مستقل طور پر آباد ہو گئے:

(A) لاہور اور پشاور (B) کراچی اور ملتان

(C) سندھ اور قصور (D) سندھ اور ملتان ✓

4- چودھری رحمت علی نے کیمبرج کالج میں داخلہ لیا۔

(A) 1930ء میں (B) 1931ء میں ✓

(C) 1932ء میں (D) 1933ء میں

5- سرسید احمد خان نے مسلمانوں کے لیے سیاسی پلیٹ فارم مہیا کیا:

(A) عوامی نیشنل پارٹی (B) مسلم لیگ

(C) کانگرس (D) محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ✓

6- قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔

(A) 1206ء میں ✓ (B) 1207ء میں

(C) 1208ء میں (D) 1209ء میں

اہم مختصر سوالات

1- دوقومی نظریہ کا نصب العین کیا تھا؟

جواب: دوقومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے دوقومی تصور کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

2- برصغیر میں دوقومی نظریہ کی ابتدا کس مسلم فاتح کی وجہ سے ہوئی؟ مختصراً لکھیں۔

جواب: برصغیر دوقومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔

3- سرسید احمد خان اور دوقومی نظریہ کی وضاحت کریں۔

جواب: انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سرسید احمد خان تھے۔ ابتدا میں سرسید احمد خان متحدہ قومیت کے حامی تھے لیکن جب 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کے زیادہ قریب ہو گئے تو سرسید کو یہ احساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔

4- مسلمانوں کے لیے سرسید احمد خان کی تعلیمی و سیاسی خدمات تحریر کریں۔

جواب: سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔ اسی طرح 1885ء میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگرس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کو تحفظ کیا۔ اس کے بعد سرسید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

5- مغلیہ دورِ حکومت کے مشہور حکمرانوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: (i) بابر (ii) ہمایوں (iii) اکبر

(iv) جہانگیر (v) شاہجہاں (vi) اورنگ زیب

علامہ محمد اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت (نظریہ پاکستان اور علامہ محمد اقبال، نظریہ پاکستان اور قائداعظم

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد دیا:

(A) 1930ء کو ✓ (B) 1932ء کو

(C) 1933ء کو (D) 1934ء کو

2- علامہ محمد اقبال نے اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے اسلامی رساست کے قیام کا مطالبہ کیا:

(A) ہندوستان میں ✓ (B) ایران میں

(C) شام میں (D) افغانستان میں

taleemcity.com

3- قراردادِ لاہور پیش ہوئی:

(A) 20 مارچ 1940 کو — (B) 21 مارچ 1940 کو

(C) 22 مارچ 1940 کو — (D) 23 مارچ 1940 کو ✓

4- قائداعظم نے احمد آباد میں خطاب کیا:

(A) 29 دسمبر 1940 کو ✓ — (B) 29 دسمبر 1941 کو

(C) 29 دسمبر 1942 کو — (D) 29 دسمبر 1943 کو

5- قائداعظم برصغیر کی سیاست سے محروم ہوئے:

(A) 1930 میں — (B) 1933 میں ✓

(C) 1940 میں — (D) 1945 میں

6- قائداعظم نے حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کیا:

(A) 10 اکتوبر 1947 کو — (B) 11 اکتوبر 1947 کو ✓

(C) 12 اکتوبر 1947 کو — (D) 13 اکتوبر 1947 کو

اہم مختصر سوالات

1- علامہ محمد اقبال نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا مطالبہ کب اور کہاں پیش کیا؟

ج: علامہ محمد اقبال نے خطبہ الہ آباد 1930 کے ذریعے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

2- علامہ محمد اقبال نے اپنے مشہور خطبہ الہ آباد میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: علامہ محمد اقبال نے فرمایا: مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام ملک میں اسلام بحیثیت تمدن قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہے۔

3- برصغیر کے تاریخی پس منظر میں قائداعظم کا مقام و مرتبہ تحریر کریں۔

ج: تاریخ میں کچھ ایسی شخصیات ملتی ہے جنھوں نے اقوام کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔ قائداعظم محمد علی جناح برصغیر کی ان شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔

4- احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کیا فرمایا؟

ج: قائداعظم نے 29 دسمبر 1940 کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا، پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں ہونی چاہیں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔

5- قائداعظم نے یکم جولائی 1948 کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

ج: قائداعظم نے یکم جولائی 1948 کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا، مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابل حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

☆ **کانگریسی وزارتوں کا دور رہا:**

(الف) 1933-35ء — (ب) 1939-41ء

(ج) 1941-43ء — (د) 1937-39ء ✓

☆ **قراردادِ لاہور 1940ء میں خطبہ صدارت دیا:**

(الف) مولانا ظفر علی خان نے — (ب) قائداعظم محمد علی جناح نے ✓

(ج) لیاقت علی خان نے — (د) شیرِ بنگال مولوی فضل الحق نے

☆ **ایم۔اے۔او سکول اور کالج قائم کیا:**

(الف) سرسید احمد خان نے ✓ — (ب) چودھری رحمت علی نے

(ج) قاضی عیسیٰ نے — (د) مولوی فضل الحق نے

☆ **1867ء میں جب بنارس میں ہندوؤں کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آگئی۔ جس پر سرسید احمد خان نے واضح اعلان کیا کہ:**

(الف) مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ ✓

(ب) مسلمان سیاست سے الگ رہیں۔

(ج) ہندو ہمارے دوست نہیں ہیں۔

(د) مسلمان انگریزی تعلیم حاصل کریں۔

☆ **نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے:**

(الف) اجتماعی نظام — (ب) دو قومی نظریہ

(ج) ترقی پسندیت — (د) اسلامی نظریۂ حیات ✓

☆ **1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:**

(الف) قائداعظم — (ب) علامہ محمد اقبال ✓

(ج) سرسید احمد خان — (د) مولانا محمد علی جوہر

☆ **قیامِ پاکستان کا مطالبہ کرتے وقت مسلمانوں کی سوچ تھی کہ:**

(الف) عالمِ اسلام کا اتحاد قائم ہو

(ب) مسلم قوم بہتر تعلیم حاصل کر سکے

(ج) وہ اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں ✓

(د) ملک میں معاشی ترقی ہو

2- خالی جگہ پر کریں۔

☆ نظریہ لوگوں کی ______ کی عکاسی کرتا ہے۔

☆ انگریزوں نے ہندوستان کے عوام پر بھاری ______ لگائے۔

☆ علامہ اقبال برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ______ تصور دیا۔

☆ قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ نے ______ کے مسلمانوں کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔

☆ چودھری رحمت علی نے ___ میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔

جوابات				
سوچ	ٹیکس	ریاست	ہندوستان	لندن

3- کالم الف اور کالم ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب
1206ء میں	ایک کتابچہ 'Now or Never' شائع کیا۔
غزنوی دور حکومت	بنارس شہر سے شروع ہوا۔
اُردو، ہندی تنازع 1867ء میں	مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی
چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں	1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔
1526ء میں ظہیر الدین بابر نے	قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔

جواب:

کالم الف	کالم ج
1206ء میں	قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔
غزنوی دور حکومت	1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔
اُردو، ہندی تنازع 1867ء میں	بنارس شہر سے شروع ہوا۔
چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں	ایک کتابچہ 'Now or Never' شائع کیا۔
1526ء میں ظہیر الدین بابر نے	مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی

4- مختصر جوابات دیں۔

1- قائداعظم نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: یکم جولائی، 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کیا۔ اِس موقع پر اُنھوں نے فرمایا:

''مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

4- عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔

جواب: عقیدۂ رسالت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لایا جائے اور حضرت محمد ﷺ کو دل و جان سے اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمۂ ہدایت مانا جائے۔

6- ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now Or Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

جواب: 28 جنوری 1933ء کو چودھری رحمت علی نے ''اب یا پھر کبھی نہیں'' Now or Never کے عنوان پر چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا۔ جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا۔

5- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

1- نظریہ کے ماخذ اور اہمیت واضح کریں۔

جواب:

نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت

برصغیر میں ''پاکستان'' کے نام سے ایک آزاد ریاست کا قیام بیسویں صدی کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ اس واقعہ کے پیچھے ایک مضبوط نظر کارفرما تھا۔ نظریہ کے لیے انگریزی میں ''آئیڈیالوجی'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

نظریہ (Ideology)

لفظ ''نظریہ'' اپنی تعریف اور معانی کے لحاظ سے ابتدا ہی سے سماجی دانشوروں کے درمیان اختلافِ رائے کا باعث رہا ہے۔ مختلف ادوار کے مکاتبِ فکر اور محققین نے اسے اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد سوچ یا مقصد ہے جبکہ اصطلاحی معنی میں نظریہ کی تعریف اس طرح بھی کی جاسکتی ہے:

☆ کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ اُبھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی بھی مقصد کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ کسی خاص مقصد کے لیے کسی قوم کی اجتماعی سوچ کا ایک بات پر متفق ہوجانا بھی نظریہ کہلاتا ہے۔

☆ ایسی بات جو لوگوں کو متحد کرکے اس کے حصول کی کوشش پر آمادہ کردے نظریہ کہلاتی ہے۔

taleemcity.com

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

نظریہ کے ماخذ (Sources of Ideology)

نظریہ کے ماخذ درج ذیل ہیں۔

1- مشترکہ مذہب

مذہب محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندوازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔ آریا سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی نے تو حد کر دی تھی۔ اس نے شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف) بنانا تھا۔ برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔ کانگرسی دور حکومت (39-1937) نے اس خیال کو مزید پختہ کر دیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اپنی مذہبی شناخت اور پہچان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

2- مشترکہ سیاسی مقاصد (Common Political Objectives)

مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت دنیا کی کئی اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔ انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک و ہند میں جمہوریت کا تصور ابھرا۔ جس میں حکومتی نمائندوں کا انتخاب ووٹ کے ذریعے عمل میں آتا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان برصغیر پاک و ہند میں اقلیت میں تھے۔ لہٰذا حکومت میں مسلمانوں کا حصہ بھی تھوڑا تھا۔ نئے سیاسی نظام نے جو شعور دیا تھا اس کی وجہ سے مسلمانوں کا تشخص اُبھرنے لگا۔

3- مشترکہ تعلیمی مقاصد (Common Educational Objectives)

مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے برصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظام تعلیم متعارف کرایا جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ اس پر مسلم علماء نے ردعمل کو اظہار کرتے ہوئے انگریزی زبان سیکھنے کو خلاف اسلام قرار دیا۔ بیشتر مسلمانوں نے نئے نظام تعلیم کو رد کر دیا۔ یہ سب ایک نظریے کی بنیاد پر ہوا اور وہ نظریہ اسلام تھا۔

4- مشترکہ معاشی مقاصد (Common Economic Objectives)

مشترکہ معاشی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریے کے ماخذ ہوتے ہیں۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے ہندو انگریزوں کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ جنگ آزادی میں مسلمانوں کا کردار زیادہ تھا اور مستقبل میں بھی مسلمان دوبارہ اس قسم کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہوتا چلا گیا اور معاشی طور پر مسلمانوں پر ظلم جاری رہا۔ مسلمانوں کو نظرانداز کر دیا گیا۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کے لیے کاروبار اور تجارت کے مواقع ختم ہو گئے لیکن انھوں نے اپنے نظریے کو نہ چھوڑا۔

5- مشترکہ ثقافتی مقاصد (Common Cultural Objectives)

مشترکہ ثقافتی مقاصد کی بنیاد پر بھی کسی قوم کا نظریہ جنم لیتا ہے۔ انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ برطانوی حکومت میں جب ہندوؤں کا حکومتی سطح پر عمل دخل بڑھا تو انھوں نے اُردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دلوانے کی کوشش کی۔ اُردو کیونکہ عرب رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا اسے اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا ہندوؤں نے اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کر دیا۔ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا۔ ہندوؤں کے اس عمل نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ متحدہ ہندوستان میں اپنے تشخص کو مزید برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

نظریہ کی اہمیت (Importance of Ideology)

نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔ نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ نظریہ قوم کو متحد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت بخشتا ہے۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور مقصد کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔ نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

کوئی بھی نظریہ فوراً وجود میں نہیں آتا بلکہ اس کے پیچھے واقعات کام کر رہے ہوتے ہیں۔ عام طور پر نظریہ معاشرے کے پسماندہ لوگوں میں محرومی کو ختم کرنے کے لیے وجود میں آتا ہے۔ اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مشکل حالات اور سماجی دباؤ نظریے کو جنم دیتے ہیں اور معاشرے میں مشکلات کے شکار لوگ اس کی طاقت بنتے ہیں۔ جس طرح امریکہ میں سیاہ رنگت کے لوگوں نے مساوی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد شروع کی تو ان کا نظریہ مساوی حقوق کے حصول کا تھا۔ ایک لمبے عرصے تک بنیادی انسانی حقوق سے محرومی نے ان میں مساوی حقوق کے حصول کے لیے ایک نظریے نے جنم لیا۔ اس طرح برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے سماجی و سیاسی حقوق کے حصول کے لیے جب جدوجہد شروع کی تو اس کی وجہ انگریزوں اور ہندوؤں کا ظالمانہ رویہ تھا جس نے مسلمانوں کے اندر آزادی کی لہر پیدا کی اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے لیے نظریہ وجود میں آیا۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر نظریہ کے پس پردہ تاریخ، روایات، رسم و رواج، مزاج، نفسیات اور مذہب جیسے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ یہی عناصر کسی بھی نظریہ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

-4 قائداعظم محمد علی جناح کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کا احاطہ کریں۔

جواب: قائداعظم محمد علی جناح کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے:

نظریۂ پاکستان اور قائداعظم

(Quaid-e-Azam and Ideology of Pakistan)

☆ تاریخ میں کچھ ایسی شخصیات ملتی ہیں جنھوں نے اقوام کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔ قائداعظم محمد علی جناح برصغیر کی ان شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔

☆ قائداعظم محمد علی جناح دوقومی نظریہ کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپ نے اس سلسلے میں فرمایا: ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔''

☆ قرارداد لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخ مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

☆ 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا:

''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب پاکستان کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہئیں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

☆ پاکستان بننے کے بعد آپ نے فرمایا:

''ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔''

☆ 11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

☆ یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسی معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

-6 دوقومی نظریہ کی وضاحت کریں۔

جواب:

دوقومی نظریہ: ابتدا اور ارتقا کی وضاحت

(Two Nation Theory: Origin and Evolution)

دوقومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ دوقومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کو علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دوقومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دوقومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے دوقومی تصور کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

-1 برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا

(Two-Nation Theory in Sub-continent)

برصغیر دوقومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے اِن لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد غزنوی دورِ حکومت شروع ہوتا ہے جو 1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔ اس دور میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں فارسی زبان نے رواج پکڑا اور اسلامی تہذیب کے نقوش گہرے ہوئے۔ 1206ء میں قطب الدین ایبک نے سلطنتِ دہلی کی بنیاد رکھی۔ سلطنتِ دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا

جس میں خاندان غلاماں، خاندان خلجی، خاندان تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی۔ 1526ء میں ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857ء تک قائم رہی۔ مغلیہ دورِ حکومت میں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے۔ آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا۔ جہاں وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

2- سرسید احمد خان اور دو قومی نظریہ

(Sir Syed Ahmad Khan and Two-Nation Theory)

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سرسید احمد خان تھے۔ ابتدا میں سرسید احمد خان متحدہ قومیت کے حامی تھے لیکن جب 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کے زیادہ قریب ہو گئے تو سرسید کو یہ احساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ 1867ء میں بنارس میں اُردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔ اسی طرح 1885ء میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کو تحفظ کیا۔ اس کے بعد سرسید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

3- چودھری رحمت علی اور دو قومی نظریہ

(Ch. Rehmat Ali and Two-Nation Theory)

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ 28 جنوری 1933ء کو انھوں نے "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now or Never) کے عنوان پر چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا، جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا۔ اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ "پاکستان" سے آشنا ہوئیں۔

چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ ان کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سیکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیرِ سایہ رہنے کے باوجود اُن میں مشترکہ قومیت کا تصور پیدا نہیں ہو سکا۔"

باب 2:

تحریکِ پاکستان اور پاکستان کا قیام

سلیبس: تحریکِ پاکستان کا پس منظر تحریکِ علی گڑھ اور سرسید احمد خان، تقسیمِ بنگال، شملہ وفد، مسلم لیگ کا قیام، میثاق لکھنو، تحریکِ خلافت، تحریکِ ہجرت، نہرو رپورٹ، قائداعظم کے چودہ نکات، علامہ محمد اقبال کا خطبہ الٰہ آباد، قراردادِ لاہور، 3 جون 1947ء کا منصوبہ، قانون آزادی ہند 1947ء، ریڈکلف ایوارڈ، صبحِ آزادی، قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار، گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور کارنامے، قرار داد مقاصد، پاکستان۔ بھارت جنگ 1965ء، جنگ کے اہم واقعات، جنگ کے اثرات، مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام، مشرقی پاکستانی کی علیحدگی کے اسباب۔

کلاس ورک:

مشقی سوالات: سوال 1 (i-v,vii,x)، سوال 2 (i-iii)، سوال 3 (ii-iv)

ہوم ورک:

مشقی سوالات: سوال 4 (i,iii,vi)، سوال 5 (i-iv,vi,viii)۔

تحریک پاکستان کا پس منظر تحریک علی گڑھ اور سرسید احمد خان، تقسیم بنگال

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- برصغیر جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کی آمد شروع ہوئی:
(A) 712ء میں ✓ (B) 713ء میں
(C) 714ء میں (D) 715ء میں

2- محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا:
(A) 710ء میں (B) 711ء میں
(C) 712ء میں ✓ (D) 713ء میں

3- برصغیر میں اسلام کے احیاء کے لیے ایک مصلح اور مجدد تشریف لائے:
(A) محمود الحسن (B) حضرت شاہ ولی اللہ ✓
(C) حضرت خواجہ اسلام (D) حضرت سید اسمٰعیل

4- بنگال کے نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا:
(A) 1750ء میں (B) 1755ء میں
(C) 1757ء میں ✓ (D) 1760ء میں

5- میسور کے حکمران کا نام تھا:
(A) صلاح الدین ایوبی (B) ٹیپو سلطان ✓
(C) سراج الدولہ (D) شاہ اسمٰعیل

taleemcity.com

6- سید احمد شہید سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے:

(A) 1830ء کو (B) 1832ء کو ✓

(C) 1832ء کو (D) 1833ء کو

7- تحریک علی گڑھ کے ذریعے مسلمانوں کی رہنمائی کا بیڑہ اٹھایا:

(A) محمد بن قاسم نے (B) علامہ اقبال نے

(C) قائداعظم نے (D) سرسید احمد خان نے ✓

8- درسی کتاب کے مطابق تحریک علی گڑھ کے مقاصد تھے:

(A) 2 (B) 3 ✓ (C) 4 (D) 5

9- سرسید احمد خان دہلی میں پیدا ہوئے:

(A) 11 اکتوبر 1817 کو ✓ (B) 18 اکتوبر 1817 کو

(C) 20 اکتوبر 1817 کو (D) 2 اکتوبر 1817 کو

10- سرسید احمد خان نے مراد آباد میں سکول کھولا:

(A) 1850ء کو (B) 1855ء کو

(C) 1858ء کو (D) 1859ء کو ✓

11- سرسید احمد خان نے غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی:

(A) 1850ء میں (B) 1860ء میں

(C) 1862ء میں ✓ (D) 1865ء میں

12- سرسید احمد خان نے علی گڑھ سکول قائم کیا:

(A) 1875ء میں ✓ (B) 1877ء میں

(C) 1885ء میں (D) 1890ء میں

13- سرسید احمد خان کا علی گڑھ کالج یونیورسٹی بنا:

(A) 1920ء کو ✓ (B) 1922ء کو

(C) 1925ء کو (D) 1930ء کو

14- رسالہ اسباب بغاوت ہند سرسید احمد خان کی اہم خدمت تھی:

(A) معاشرتی (B) سیاسی ✓ (C) سماجی (D) مذہبی

15- سرسید احمد خان نے کے ذریعے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا:

(A) تحریک خلافت (B) تحریک آزادی

(C) تحریک بغاوت (D) تحریک علی گڑھ ✓

16- تقسیم بنگال 1905 کے نتیجے میں بنگال کے صوبے بن گئے:

(A) مشرقی بنگال (B) مغربی بنگال

(C) شمالی بنگال (D) A اور B دونوں ✓

17- بنگال کی تقسیم منسوخ کردی گئی:

(A) 1910ء میں (B) 1911ء میں ✓

(C) 1912ء میں (D) 1913ء میں

18- تقسیم بنگال کے بعد سخت صدمہ پہنچا:

(A) مسلمانوں کو ✓ (B) ہندوؤں کو

(C) سکھوں کو (D) عیسائیوں کو

اہم مختصر سوالات

1- تحریک مجاہدین کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: علمی محاذ پر شاہ ولی کے صاحبزادگان اور ان کے اولاد اور پھر ان کے اشاگرد سرگرم عمل رہے۔ ان کے زیر اثر تحریک مجاہدین شروع ہوئی۔ جس کے امیر سید احمد شہید بریلوی تھے۔

2- فرائضی تحریک کا بنیادی مقصد تحریر کریں۔

ج: فرائضی تحریک کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو فرائض کی ادائیگی اور دعوت و تلقین تھا۔ 1857ء کی جنگ آزادی بھی مسلمانوں کے سیاسی احیا اور استقلال کی ایک کوشش تھی۔

3- مسلمانوں کی تاریخ کا سیاہ دور کب شروع ہوا؟

ج: مسلمانوں کی تاریخ کا سیاہ دور جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد شروع ہوا۔

4- تحریک علی گڑھ کے مقاصد تحریر کریں۔

ج: تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے:

(i) حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔

(ii) مسلمانوں برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔

(iii) مسلمانان برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

5- سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات مختصراً بیان کریں۔

ج: سرسید احمد خان نے 1859 میں مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔ 1863 میں آپ نے غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ آپ نے 1857 میں علی گڑھ میں جو سکول قائم کیا وہ 1877 میں کالج اور 1920 میں یونیورسٹی بن گئی۔ بیسویں صدی کے شروع میں مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ تعلیمی ادارے کا تعلیم یافتہ تھا۔

6- سرسید احمد خان کے کارناموں پر مختصر تبصرہ کیجیے۔

ج: سرسید احمد خان کے کارنامے ان کی زندگی تک محدود نہ تھے بلکہ انھوں نے ایسی تحریک شروع کی جس نے ان کی وفات کے بعد بھی قومی خدمات کا کام جاری رکھا۔ سرسید احمد خان نے تحریک علی گڑھ کے ذریعے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جس سے مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کی تشکیل ہوئی۔

7- تقسیم بنگال پر نوٹ لکھیں۔

ج: برطانوی ہند میں بنگال کا صوبہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے دیگر تمام صوبوں سے بڑا تھا۔ یہاں اقتصادی اور معاشی نظام مکمل طور پر ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ 1905 میں جس وقت لارڈ کرزن ہندوستان کے وائسرائے تھے۔ ان کی سفارش پر برطانوی پارلیمنٹ نے انتظامی سہولت کے پیش نظر بنگال دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ انگریزوں کے مطابق اتنے بڑے اور وسیع صوبے کا انتظام صحیح طریقے سے چلانا ایک گورنر کے بس کی بات نہ تھی۔ اس تقسیم کے نتیجے میں بنگال کے دو صوبے مشرقی بنگال اور مغربی بنگال بن گئے۔

taleemcity.com

8- تقسیم بنگال کے تین اثرات لکھیں۔

ج: تقسیم بنگال سے ہندوؤں اور مسلمانوں پر مختلف اثرات مرتب ہوئے۔ جن میں تین درج ذیل ہے:

(i) مسلمان اس تقسیم سے ناخوش تھے کیونکہ مشرق بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تھی جو ایک نیا صوبہ بن گیا۔

(ii) ہندو اس تقسیم سے ناخوش تھے۔ جو وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ پورے بنگال پر ان کی اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری اور بالادستی ختم ہو جائے۔

(iii) ہندوؤں نے تقسیم بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس تقسیم کی منسوخ کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔

شملہ وفد، مسلم لیگ کا قیام

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- مسلمانوں کا وفد سر آغا خان کی قیادت میں وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملا:

(A) یکم اکتوبر 1906 میں ✓ (B) 5 اکتوبر 1906 میں

(C) 7 اکتوبر 1906 میں (D) 9 اکتوبر 1906 میں

2- مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا گیا:

(A) 1905ء میں (B) 1907ء میں

(C) 1909ء میں ✓ (D) 1911ء میں

3- ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا:

(A) 20 دسمبر 1906 کو (B) 25 دسمبر 1906 کو

(C) 29 دسمبر 1906 کو (D) 30 دسمبر 1906 کو ✓

4- مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا مسلم لیگ کے قیام کا مقصد تھا:

(A) دوسرا ✓ (B) تیسرا (C) چوتھا (D) پانچواں

اہم مختصر سوالات

1- شملہ کب اور کس کی قیادت میں تھا؟

ج: یکم اکتوبر 1906 کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد سر آغا خان کی قیادت میں اپنے مطالبات لے کر وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے شملہ میں ملا جس میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا۔

2- مسلمانوں نے سیاسی جماعت کی ضرورت کب محسوس کی؟

ج: شملہ وفد مسلمانوں کو وائسرے کی طرف سے مثبت جواب ملا۔ اس وقت مسلمانوں کی کوئی سیاسی جماعت نہ تھی۔ اس واقعہ کے بعد مسلمانوں نے شدت سے ایک سیاسی جماعت کی ضرورت محسوس کی جو مسلم لیگ کی صورت میں قائم ہوئی۔

3- مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق کب دیا گیا؟

ج: مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق 1909 میں دے گیا۔

4- مسلم لیگ کا قیام کب عمل میں آیا۔

ج: مسلم لیگ کا قیام 30 دسمبر 1906 کو ڈھاکہ میں عمل میں آیا۔

5- قیام مسلم لیگ کے محرکات کے اثرات لکھیں۔

ج: قیام مسلم لیگ کے محرکات کی وجہ سے مسلمانوں، جو انگریز اور ہندو تعاون کی وجہ سے دب گئے تھے متحرک ہوئے اور ایک مشترکہ سوچ کے دائرے میں آ گئے، مسلمان لیڈر اکٹھے ہو کر وائسرے ہند سے ملنے شملہ گئے اور واپس آ کر اپنے آپ کو سیاسی طور پر منظم کیا۔

6- مسلم لیگ کے قیام کے کیا مقاصد تھے؟

ج: مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

(i) مسلمانوں کو برطانوی حکومت کے لیے وفادارانہ جذبات پیدا کرنا اور حکومت کی کارروائیوں کے بارے میں ان کے شکوک وشبہات کو دور کرنا۔

(ii) مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کیا۔

(iii) مسلم لیگ کے مندرجہ بالا مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر برصغیر کی دوسری اقوام سے تعلقات استوار کرنا۔

میثاق لکھنو، تحریک خلافت، تحریک ہجرت، نہرو رپورٹ

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- لکھنو میں مسلم لیگ اور کانگرس کا مشترکہ اجلاس ہوا:

(A) 1905 (B) 1910

(C) 1916 ✓ (D) 1920

2- 1916 میں مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان معاہدہ طے پایا:

(A) شملہ (B) میثاق جمہوریت

(C) سندھ طاس (D) میثاق لکھنو ✓

3- میثاق لکھنو میں پہلی بار الگ قوم تسلیم کیا گیا:

(A) مسلمانوں کو ✓ (B) یہودیوں کو

(C) عیسائیوں کو (D) سکھوں کو

4- میثاق لکھنو کی بدولت قائداعظم کو قرار دیا گیا ہے:

(A) سفیر امن (B) شمس العلماء

(C) ہندو مسلم اتحاد کا سفیر ✓ (D) رسم زماں

5- پہلی جنگ عظیم ہوئی:

(A) 1906ء میں (B) 1908ء میں

(C) 1912ء میں (D) 1914ء میں ✓

6- پہلی جنگ عظیم میں شکست ہوئی:

(A) عراق کو (B) مصر کو

(C) شام کو (D) جرمنی کو ✓

taleemcity.com

-7 ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے تحریک خلافت کا مقصد تھا:

(A) پہلا ✓ (B) دوسرا

(C) تیسرا (D) چوتھا

-8 تحریک عدم تعاون شروع ہوئی:

(A)1915ء میں (B)1920ء میں ✓

(C)1925ء میں (D)1930ء میں

-9 مسلمانوں انگریز کی میں رہنا جائز نہیں:

(A) جاگیر (B) حکومت

(C) نگران (D) عمل داری ✓

-10 جدید ترکی کے بانی تھے:

(A) مصطفیٰ کمال ✓ (B) صلاح الدین

(C) ٹیپو سلطان (D) اورنگزیب عالمگیر

-11 نہرو رپورٹ پیش ہوئی:

(A)1922ء میں (B)1928ء میں ✓

(C)1930ء میں (D)1933ء میں

-12 جداگانہ انتخابات رد کرتے ہوئے تحفظات کو ماننے سے انکار کر دیا:

(A) چودہ نکات میں (B) تحریک ہجرت میں

(C) نہرو رپورٹ میں ✓ (D) میثاق لکھنو میں

-13 مسلمانوں اور ہندوؤں میں تعلقات کی خرابی کی وجہ تھی:

(A) شملہ وفد (B) نہرو رپورٹ ✓

(C) میثاق لکھنو (D) تقسیم بنگال

اہم مختصر سوالات

-1 میثاق لکھنو سے کیا مراد ہے؟

ج: 1916 میں لکھنو میں مسلم لیگ اور کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے میثاق لکھنو کا نام دیا گیا۔

-2 میثاق لکھنو کی تین خصوصیات لکھیں۔

ج: (1) اس معاہدہ میں پہلی بار مسلمانوں کو الگ قوم تسلیم کیا گیا۔

(2) جداگانہ انتخابات کے مطالبے کو تسلیم کیا گیا۔

(3) میثاق لکھنو کی بدولت قائداعظم کو ہندو مسلم اتحاد کا سفیر قرار دیا گیا۔

-3 پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے کس کا ساتھ دیا؟

ج: پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔

-4 پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکی کا وجود خطرے میں پڑا۔

ج: جنگ میں جرمنی اور اس کے حلیفوں کو شکست ہوئی۔ جنگ کے خاتمہ پر انگریزوں نے اپنے خلیفوں کو ساتھ ملا کر ترکی کو سعودی عرب، شام عراق فلسطین اور اردن کے علاقوں سے محروم کر دیا جس سے ترکی کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔

-5 تحریک خلافت سے کیا مراد ہے؟

ج: ترکی خلافت کو بچانے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے 1919 میں ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جسے تحریک خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

-6 تحریک خلافت کے تین مقاصد تحریر کریں۔

ج: (1) ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے۔

(2) مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی حفاظت میں رہے۔

(3) ترکی حدود میں تبدیلی نہ کی جائے۔

-7 تحریک ہجرت پر نوٹ لکھیں

ج: 1920 میں چند علما کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر دار الحراب ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی علمداری میں رہنا جائز نہیں۔ انھیں دارالسلام میں ہجرت کر جانی چاہیے۔ چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔

-8 نہرو رپورٹ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں:

ج: نہرو رپورٹ نے مسلمانوں کے ساتھ ماضی میں کیے گئے معاہدہ لکھنو پر پانی پھیر دیا اور جداگانہ انتخابات کو رد کرتے ہوئے ان تمام تحفظات کو ماننے سے انکار کر دیا جو مسلمان اپنی ترقی اور بقاء کے لیے لازمی سمجھتے تھے۔ نہرو رپورٹ کی وجہ سے دونوں قوموں کے مابین تعلقات خراب ہو گئے۔

قائداعظم کے چودہ نکات، علامہ محمد اقبال کا خطبہ الہ آباد

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 قائداعظم نے چودہ نکات پیش کیے:

(A)1920ء میں (B)1925ء میں

(C)1929ء میں ✓ (D)1930ء میں

-2 قائداعظم نے ماننے سے انکار کر دیا:

(A) میثاق لکھنو (B) سندھ طاس معاہدہ

(C) تقسیم بنگال (D) نہرو رپورٹ ✓

-3 مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد کم نہ ہو:

(A) ایک تہائی سے ✓ (B) دو تہائی سے

(C) نصف سے (D) ایک چوتھائی سے

-4 سندھ کو ------ سے الگ کر کے صوبہ بنا دیا جائے:

(A) پنجاب (B) بلوچستان

(C) ممبئی ✓ (D) سرحد

-5 مسلمانوں کو تحفظ دیا جائے:

(A) مذہبی (B) ثقافتی

(C) معاشی (D) A اور B دونوں ✓

taleemcity.com

6- ہندوستان میں دستوری اصلاحات کا بنیادی ڈھانچہ مہیا کیا:
(A) علامہ محمد اقبال نے (B) قائداعظم نے ✓
(C) مولانا ظفر علی خان نے (D) مفتی شفیع نے

7- علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد دیا:
(A) 1920ء میں (B) 1925ء میں
(C) 1930ء میں ✓ (D) 1940ء میں

8- مسلمانان برصغیر کی یہ خواہش تھی کہ ان کا الگ تسلیم کر لیا جائے:
(A) وطن (B) ملک ✓
(C) تشخص (D) اعتماد

9- میری خواہش ہے کہ پنجاب سرحد، سندھ، اور بلوچستان کو ملا کر ایک بنادی جائے:
(A) حکومت ✓ (B) مطالعہ (C) مبالغہ (D) موازنہ

10- ۔۔۔کی خواہش تھی کہ مسلمان برصغیر میں ایک قوت بن کر ابھریں:
(A) قائداعظم ✓ (B) علامہ اقبال
(C) سرسید احمد خان (D) چودھری رحمت علی

11- چوہدری رحمت علی نے علامہ اقبال کے تصور کو پاکستان کا نام دیا:
(A) 1930ء میں (B) 1932ء میں
(C) 1933ء میں ✓ (D) 1934ء میں

12- قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کی بھاگ دوڑ سنبھالی:
(A) 1934ء میں (B) 1935ء میں ✓
(C) 1930ء میں (D) 1936ء میں

13- تیسری گول میز کانفرنس منعقد ہوئی:
(A) 1930ء میں (B) 1931ء میں
(C) 1932ء میں ✓ (D) 1933ء میں

14- گول میز کانفرنس 1930، 1931، 1932 تینوں منعقد ہوئیں:
(A) دہلی میں (B) ممبئی میں
(C) سعودی عرب میں (D) لندن میں ✓

اہم مختصر سوالات

1- قائداعظم کے چودہ میں سے چار نکات تحریر کریں۔
ج: قائداعظم کے چودہ میں سے چار نکات درج ذیل ہیں:
(i) آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی جائے۔
(ii) تمام صوبوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔
(iii) صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔
(iv) مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

2- قائداعظم کے چودہ نکات کی روشنی میں کون سا مسودہ نامنظور سمجھا جائے گا؟
ج: اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقے کے تین چوتھائی اراکین اس مسودہ کے خلاف رائے دیں تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔

3- قائداعظم کے چودہ نکات کی روشنی میں بلوچستان کے متعلق کیا اصلاحات نافذ کی جائیں؟
ج: سندھ کو بمبئی (ممبئی) سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔ بلوچستان اور شمالی مغربی سرحدی صوبہ میں دیگر صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔

4- علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد کیوں پیش کیا؟
ج: مسلمانان برصغیر کی یہ خواہش تھی کہ ان کا الگ تشخص تسلیم کی جائے۔اس سلسلے کی کڑی علامہ اقبال کا خطبہ الہ آباد (1930) ہے۔مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ان کے مذہبی سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کر لیا جائے۔لہذا مسلمانوں نے اپنے لیے الگ ملک کا مطالبہ کر دیا جس کو علامہ محمد اقبال نے اپنے خطبہ میں پیش کیا۔

5- علامہ محمد اقبال نے خطبہ الہ آباد میں کیا کہا؟
ج: علامہ محمد اقبال نے کہا: میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنادی جائے۔خواہ ہندوستان برطانوی سلطنت کے اندر رہ کر یا باہر کر آزادی حاصل کرے۔ مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں کا مقدر نظر آتا ہے۔قائداعظم کی خواہش تھی کہ مسلمان ایک قوت بن کر ابھریں۔علامہ محمد اقبال نے اس تصور کو آگے بڑھاتے ہوئے خطبہ الہ آباد میں الگ ریاست کا تصور دیا۔

قرارداد لاہور 3 جون 1947 کا منصوبہ، قانون آزادی ہند 1947، ریڈکلف ایوارڈ، صبح آزادی

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں پیش ہوئی:
(A) نہرو رپورٹ (B) منٹو مارلے اصلاحات
(C) قرارداد لاہور ✓ (D) قرارداد پاکستان

2- قائداعظم کی صدارت میں قرارداد لاہور پیش ہوئی:
(A) 20 مارچ 1940 کو (B) 21 مارچ 1940 کو
(C) 22 مارچ 1940 کو (D) 23 مارچ 1940 کو ✓

3- قرارداد لاہور پیش کی:
(A) مولانا ظفر علی خان نے (B) علامہ اقبال نے
(C) قائداعظم محمد علی جناح (D) مولوی اے۔کے فضل الحق کو ✓

4- قرارداد لاہور کی مخالفت کی:
(A) گاندھی اور سکھوں نے (B) گاندھی اور ہندوؤں نے ✓
(C) گاندھی اور عیسائیوں نے (D) گاندھی اور یہودیوں نے

taleemcity.com

-5 قرارداد لاہور کے بعد پاکستان وجود میں آیا:
(A) پانچ سال (B) چھے سال
(C) سات سال ✓ (D) آٹھ سال

6 برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا:
(A) 3 جون 1947 کو ✓ (B) 5 جون 1947 کو
(C) 3 جون 1948 کو (D) 5 جون 1948 کو

-7 سندھ اسمبلی نے شامل ہونے کا فیصلہ کیا:
(A) پنجاب میں (B) کشمیر میں
(C) ہندوستان میں (D) پاکستان میں ✓

-8 قانون آزادی ہند پیش ہوا:
(A) 12 جولائی 1947 کو (B) 15 جولائی 1947 کو
(C) 18 جولائی 1947 کو ✓ (D) 20 جولائی 1947 کو

-9 ہندوستان کو ریاستوں میں تقسیم کیا گیا:
(A) دو ✓ (B) تین
(C) چار (D) پانچ

-10 3 جون کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانا چاہتی تھی:
(A) برطانوی پارلیمنٹ ✓ (B) افغانی پارلیمنٹ
(C) اسرائیلی پارلیمنٹ (D) ہوم

-11 انگریزی قانون دان تھا:
(A) لارڈ منٹو (B) لارڈ مارلے
(C) ریڈکلف ✓ (D) گاندھی

-12 ریڈکلف کو چیئرمین بنایا گیا:
(A) دو کمیشنوں کا ✓ (B) تین کمیشنوں کا
(C) چار کمیشنوں کا (D) پانچ کمیشنوں کا

-13 کانگریس نوازی اور ہندو دوستی کا پورا خیال رکھا:
(A) ریڈکلف نے (B) ماؤنٹ بیٹن نے
(C) لارڈ منٹو نے (D) A اور B دونوں ✓

-14 ماؤنٹ بیٹن اور ریڈکلف نے۔۔۔۔۔اور ہندو دوستی کا پورا خیال رکھا:
(A) مہمان نوازی (B) ہندو نوازی
(C) مسلم نوازی (D) کانگریس نوازی ✓

-15 ریڈکلف ایوارڈ نے پاکستان سے ملے ہوئے مسلم اکثریتی علاقے ۔۔۔۔کے حوالے کر دیے:
(A) کشمیر (B) بھارت ✓
(C) پاکستان (D) افغانستان

-16 ریڈکلف ایوارڈ کی وجہ سے۔۔۔۔پیدا ہوا جو آج تک حل طلب ہے:
(A) مسئلہ فلسطین (B) مسئلہ آزادی
(C) مسئلہ کشمیر ✓ (D) مسئلہ پاکستان

اہم مختصر سوالات

-1 قرارداد لاہور کب اور کس نے پیش کی؟

ج: قرارداد لاہور مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں قائداعظم کی صدارت میں 23 مارچ 1940 کو پیش ہوئی اور شیر بنگال مولوی اے۔کے فضل الحق نے پیش کی۔

-2 سرسٹیفورڈ کرپس کو کب اور کس نے ہندوستان بھیجا؟

ج: سرسٹیفورڈ کرپس کو دوسری جنگ عظیم (1935-45) کے دوران 1942 میں حکومت برطانیہ نے ہندوستان بھیجا۔

-3 3 جون 1947ء کا منصوبہ کیا تھا؟

ج: 3 جون 1947 کو برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا جس کی رو سے اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ 14 اگست 1947 تک اقتدار ہندوستان کے نمائندوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

-4 صوبہ سرحد سلہٹ اور بلوچستان کے مستقبل کے فیصلے کا اختیار کسے دیا گیا؟

ج: صوبہ سرحد اور سلہٹ کے عوام پاکستان یا بھارت میں شمولیت کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعے کریں گے جبکہ بلوچستان کا فیصلہ شاہی جرگہ کرے گا۔

-5 قانون آزادی ہند کب منظور ہوا؟

ج: قانون آزادی ہند 18 جولائی 1947 کو منظور ہوا۔

-6 ہندوستان کو کتنی ریاستوں میں تقسیم کیا گیا؟

ج: ہندوستان کو دو ریاستوں پاکستان اور بھارت میں تقسیم کیا گیا۔

-7 ریڈکلف ایوارڈ پر مختصر نوٹ لکھیں۔

ج: پنجاب اور بنگال کے علاقوں کی تقسیم کا فیصلہ ہونے لگا تا دبرطانوی حکومت نے سر ریڈکلف کی سربراہی میں ایک حد بندی کمیشن قائم کیا۔ جس میں پنجاب کی حد بندی کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد جبکہ بھارت کے نمائندے جسٹس مہرچند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔ یہ سب حضرات ہائیکورٹ کے جج تھے۔

-8 ریڈکلف ایوارڈ نے پاکستان کو کیا نقصان پہنچائے ہیں۔

ج: تقسیم کے وقت وائسرائے اور ان کے عملہ نے کانگرس سے گٹھ جوڑ بندی کا فیصلہ کرلیا اور ریڈکلف کو دستخط کرنے والی مشین کے طور پر استعمال کیا گیا۔ تقسیم میں ریڈکلف نے مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت میں شامل کر کے ایک طرف پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا جبکہ دوسری جانب بھارت کی سرحد کو کشمیر کے ساتھ ملا دیا۔ گورداسپور کے راستے بھارت نے کشمیر پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا جو آج تک حل نہیں ہوسکا۔ ریڈکلف کی ناقص منصوبہ بندی کے باعث پاکستان کو کئی مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔

-9 صبح آزادی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں

ج: آزادی کا تصور قوموں کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ 14 اگست 1947 کو دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

taleemcity.com

قائداعظم محمد علی جناح کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 ہندوستان میں منٹو مارلے اصلاحیات کا نفاذ ہوا:
(A)1905ء میں (B)1907ء میں
(C)1909ء میں ✓ (D)1911ء میں

-2 قائداعظم مسلم لیگ میں شامل ہوئے:
(A)1911ء میں (B)1913ء میں ✓
(C)1915ء میں (D)1917ء میں

اہم مختصر سوالات

-1 قائداعظم کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
ج: قائداعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876 کو کراچی میں پیدا ہوئے۔

-2 قائداعظم نے سیاست میں کب شمولیت اختیار کی؟
ج: قائداعظم نے سیاست میں دلچسپی اس وقت لینا شروع کی جب آپ انگلستان میں تھے۔آپ پہلے کانگرس میں شامل ہوئے۔اس وقت آپ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔

-3 ہندوستان میں منٹو مارلے اصلاحات کب نافذ ہوئیں۔
ج: 1909 میں ہندوستان میں منٹو مارلے اصلاحات کا نفاذ ہوا۔

-4 قائداعظم نے کانگریس کب اور کیوں چھوڑی؟
ج: قائداعظم 1913 میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور مسلم لیگ نے آپ کے کہنے پر اپنے دستور میں ترمیم کرتے ہوئے حکومت خود اختیاری کو اپنا مقصد حیات بنایا۔آپ کی مدبرانہ سیاست نے برطانوی راج کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔کانگرس کی مسلم دشمن پالیسیوں کے باعث آپ نے 1920 میں کانگریس چھوڑ دی۔

-5 میثاق لکھنو سے کیا مراد ہے؟
ج: لکھنو مقام پر مسلم لیگ اور کانگریس دونوں سیاسی جماعتوں نے ایک تاریخی معاہدہ کیا جسے میثاق لکھنو کہتے ہیں۔

-6 رولٹ ایکٹ 1919 قائداعظم کا موقف واضح کیجیے۔
ج: 1919 میں حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کرلیا۔اس کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جاسکتا تھا۔قائداعظم نے اس مسودہ کی مخالفت کی اور اسے غیر آئینی قرار دیا۔احتجاجاً انھوں نے وائسرائے ہند کی نسل سے استعفیٰ دے دیا۔

-7 گول میز کانفرنس کب اور کہاں منعقد ہوئیں؟
ج: تین گول میز کانفرنسیں 1930 سے 1932 تک لندن میں ہوئیں۔ قائداعظم نے پہلی دو کانفرنسوں میں شرکت کی۔یہ کانفرنسیں ناکام ہو گئیں۔

-8 مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ کہاں منعقد ہوا؟ اس میں کون سی قرارداد منظور ہوئی؟
ج: مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ 1940 میں لاہور میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک الگ خطہ کی ضرورت ہے جس میں وہ اکثریت کے بل بوتے پر اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔اس جلسہ کی صدارت قائداعظم محمد علی جناح نے کی تھی۔

-9 مسلم لیگ کی 1945-46 کے انتخابات میں کامیابی بیان کریں۔
ج: مسلم لیگ نے 1945-46 کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر کے انگریزوں اور ہندوؤں پر واضح کر دیا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے اور پورے ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔ان انتخابات میں آپ کی قیادت میں مسلم لیگ نے مرکز میں 100 فیصد اور صوبائی اسمبلیوں میں 90 فیصد کامیابی حاصل کی۔

-10 قائداعظم نے کب وفات پائی؟
ج: قائداعظم نے 11 ستمبر 1948 کو وفات پائی۔

گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح کی خدمات اور کارنامے

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 قائداعظم نے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا:
(A)14 اگست 1947 کو ✓ (B)15 اگست 1947 کو
(C)16 اگست 1947 کو (D)17 اگست 1947 کو

-2 قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل کی حیثیت سے زندہ رہے:
(A)10 ماہ (B)11 ماہ (C)12 ماہ (D)13 ماہ ✓

-3 قائداعظم نے پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کروائی:
(A)1947ء کو ✓ (B)1948ء کو
(C)1950ء کو (D)1952ء کو

-4 قائداعظم نے پاکستان کا دارالحکومت بنایا:
(A)لاہور کو (B) کراچی کو ✓ (C)پشاور کو (D)اسلام آباد کو

ilmcity.com

اہم مختصر سوالات

1- قائداعظم نے پاکستان کو اپنے قدموں پر کیسے کھڑا کیا؟

ج: قائداعظم محمد علی جناح 13 ماہ گورنر جنرل کی حیثیت سے زندہ رہے۔ اس مدت میں آپ نے اپنی بصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں سے اہم قومی معاملات کو سلجھایا جس سے پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکا۔

2- قائداعظم نے گورنر جنرل کی حیثیت سے کیا کارنامے سرانجام دیے؟ کوئی سے چار لکھیں۔

ج: 1 قائداعظم نے حلات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا۔

2 پاکستان کا سیکرٹریٹ بنایا اور سرکاری ملازمین کو مکمل دیانتدار اور ایمان داری سے کام کرنے کی تلقین کی۔

3 آپ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لیے خاص گاڑیاں چلوائیں۔

4 ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا جس سے سرکاری ملازمین کی نقل وحمل شروع ہوئی۔

3- قائداعظم کی تعلیمی خدمات تحریر کریں۔

ج: قیام پاکستان کے وقت جہاں بے شمار مسائل تھے وہاں تعلیم کے میدان میں بھی کامیابی حاصل کرنا ضروری تھی۔ قائداعظم نے اس مسئلہ کی طرف توجہ دی۔ آپ کی 1947 میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کروائی۔ آپ کی نظر میں تعلیم کا مقصد اخلاقیات کی تشکیل تھا۔ آپ کی خواہش تھی کہ پاکستان کا ہر شہری قوم کی بے لوث خدمت کریں۔ آپ نے نوجوانوں کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم لازمی قرار دیا

4- قائداعظم نے پاکستان کی کیسے آبیاری کی؟

ج: قائداعظم کو بیماری نے بہت کمزور کر دیا تھا۔ اس کے باوجود آپ کے حوصلے پست نہ تھے۔ مرض کو فرائض کے آڑے نہ آنے دیا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ قائداعظم نے اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کی تو بے جا نہ ہوگا۔

قراردادمقاصد

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- قراردادمقاصد پیش ہوئی:

(A) 10 مارچ 1949 کو　(B) 11 مارچ 1949 کو
(C) 12 مارچ 1949 کو ✓　(D) 13 مارچ 1949 کو

2- درسی کتاب کے مطابق قراردادمقاصد کے اہم نکات ہیں:

(A) 4　(B) 6
(C) 8　(D) 9 ✓

3- اقتدار مسلمانوں کے پاس امانت ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کی ✓　(B) خاتم النبیین حضرت محمدؐ کی
(C) ملک کی　(D) قوم کی

4- قراردادمقاصد میں وضاحت کردی گئی کہ پاکستان کا نظام ہوگا:

(A) شواری　(B) وفاقی ✓
(C) صوبائی　(D) آمرانہ

اہم مختصر سوالات

1- قراردادمقاصد سے کیا مراد ہے؟

ج: 12 مارچ 1949ء کو اس وقت کے وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی خان نے قانون ساز ادارے میں ایک قرارداد پیش کی جس میں ان نکات کی نشاندہی کی گئی جن کو بنیاد بنا کر ملک کے مستقبل کا دستور بنایا تھا۔ قومی اسمبلی نے اس قرارداد کو اکثریت سے منظور کر لیا۔ اس قرارداد کو عرف عام میں قراردادمقاصد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

2- قراردادمقاصد کے اہم نکات کتنے ہیں۔ نام لکھیں؟

ج: قراردادمقاصد کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت　2- اسلامی اقدام کی پابندی
3- اسلامی طرز زندگی　4- اقلیتوں کا تحفظ
5- بنیادی حقوق کی فراہمی　6- وفاقی نظام حکومت

3- قراردادمقاصد کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت پر دو سطریں لکھیں۔

ج: قراردادمقاصد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

4- قراردادمقاصد میں شہریوں کے حقوق کیا بیان کیے گئے ہیں؟

ج: تمام شہریوں کو کسی نسلی، معاشرتی معاشی و مذہبی تعصب کے بغیر تمام شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

5- قراردادمقاصد کے حوالے سے پسماندہ علاقوں کی ترقی کی وضاحت کریں۔

ج: قراردادمقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پسماندہ علاقوں کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور انہیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے گا۔

6- قراردادمقاصد میں عدلیہ کی آزادی کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

ج: قراردادمقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں بالکل آزادی ہوگی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی۔

taleemcity.com

پاکستان-بھارت جنگ 1965ء، جنگ کے اہم واقعات، جنگ کے اثرات

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- پاکستان بھارت جنگ ہوئی:

(A) 1960ء کو (B) 1961ء کو

(C) 1964ء کو (D) 1965ء کو ✓

2- 1965 میں ریاست جموں کشمیر میں بھارت نے راج نافذ کیا:

(A) صوبائی (B) جمہوری (C) پارلیمانی (D) صدارتی ✓

3- بھارت نے غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کیا:

(A) 6 ستمبر صبح 3 بجے ✓ (B) 7 ستمبر صبح 3 بجے

(C) 8 ستمبر صبح 3 بجے (D) 9 ستمبر صبح 3 بجے

4- سکوارڈن لیڈر ایم-ایم عالم نے بھارتی فضائیہ کے جہاز ایک منٹ میں تباہ کیے:

(A) 2 (B) 3 (C) 4 (D) 5 ✓

اہم مختصر سوالات

1- پاکستان اور بھارت جنگ 1965ء کی وجوہات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

ج: بھارت نے قیام پاکستان سے ہی پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے ہر قسم کی چال چلی کبھی سرحدی تنازعات تو کبھی پاکستان کی تقسیم کا مسئلہ، کبھی اثاثوں کی تقسیم میں رکاوٹ اور کبھی کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے ساتھ تعلقات خراب کرنا۔ان سب واقعات کی وجہ سے ستمبر 1965 میں بھارت جنگ چھڑ گئی۔

2- بھارت کے کس وزیر اعظم نے کشمیر کے مسئلے کو ثانوی حیثیت دی؟

ج: بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے کشمیر کے مسئلے کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے لیے ثانوی حیثیت قرار دیا۔

3- بھارت نے کب غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کیا؟

ج: بھارت نے 6 ستمبر 1965 کو صبح 3 بجے اعلانیہ جنگ کا آغاز کیا اور بین الاقوامی سرحد عبور کرتے ہوئے مغربی پاکستان پر حملہ کر دیا۔

4- 1965 کی جنگ میں پاک فوج کا کردار تحریر کریں۔

ج: پاکستان کی فوج نے جواں مردی کے ساتھ اپنے سے کئی بڑے دشمن کا مقابلہ کیا اور پاکستان کی بہادر عوام نے اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا۔ملی نغموں نے عوام اور افواج کے جذبے کو مزید بڑھا دیا۔

5- 1965 کی جنگ میں لاہور واہگہ بارڈر کے محاذ پر بھارتی پیش قدمی کس نے روکی؟

ج: لاہور واہگہ بارڈر کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، دشمن بی آر بی نہر کو عبور نہ کر سکا۔اس بہادری کے صلہ میں انھیں نشان حیدر سے نوازا گیا۔

6- 1965 میں ٹینکوں کی بڑی جنگ کہاں لڑی گئی؟

ج: 1965 میں چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی بہت بڑی جنگ لڑی گئی۔

7- یوم دفاع کب اور کیوں منایا جاتا ہے؟

ج: ہر سال 6 ستمبر کو یوم دفاع کی تقریبات جوش و خروش اور جذبے سے منائی جاتی ہے تاکہ ایک دفعہ پھر دشمن کو بتایا جائے کہ تمام سچے جذبے آج بھی اپنے وطن کے لیے ہیں۔

8- 1965 کی جنگ میں پوری دنیا میں ہمارا سر کیسے بلند ہوا؟

ج: 1965 کی پاکستان، بھارت جنگ افواج کے ساتھ ساتھ عوام کے جذبوں اور دعاؤں کی بدولت فتح پاکستان کا مقدر بنی۔قومی یکجہتی، حب الوطنی اور اتحاد نے ہمارا سر پوری دنیا میں فخر سے بلند کر دیا۔

مشرق پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام، مشرق پاکستان کی علیحدگی کے اسباب

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- ذوالفقار علی بھٹو جنرل یحییٰ خان اور شیخ مجیب الرحمان کی ملاقات ہوئی:

(A) بنگال میں (B) ڈھاکہ میں ✓

(C) ممبئی میں (D) سندھ میں

2- سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور وقوع پذیر آیا:

(A) 16 دسمبر 2014 کو ✓ (B) 17 دسمبر 2014 کو

(C) 18 دسمبر 2014 کو (D) 19 دسمبر 2014 کو

3- مشرق پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان فاصلہ تھا:

(A) 500 میل (B) 700 میل

(C) 900 میل (D) 1000 میل ✓

4- 1970 کے عام انتخاب میں مکمل کامیابی حاصل کی:

(A) پیپلز پارٹی نے (B) نیشنل پارٹی نے

(C) مسلم لیگ نے (D) عوامی لیگ نے ✓

اہم مختصر سوالات

1- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے دو اسباب کے نام لکھیں۔

ج: 1- جغرافیائی فاصلہ

2- تجارت و ملازمت پر ہندوؤں کے اثرات۔

taleemcity.com

2- ہندو اساتذہ کس طرح مشرقی پاکستان میں منفی کردار ادا کیا؟

ج: مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو ابھارا۔

3- مشرقِ پاکستان کی علیحدگی کے حوالے سے نمائندگی کی شرح کا مسئلہ تحریر کریں۔

ج: مشرقِ پاکستان کی آبادی 56 فیصد تھی اور وہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے نمائندگی کا حق چاہیے تھے۔اگرچہ انہوں نے 1956 اور 1962 کے آئین میں برابری کی بنیاد پر نمائندگی قبول کرلی تھی۔

4- مشرقِ پاکستان کی علیحدگی کے حوالے سے بھارت کی مداخلت پر دو سطریں لکھیں۔

ج: بھارت کی مشرق پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت نے بھی حالات کو خراب کیا۔بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کو ترتیب اور امداد دینے کے علاوہ علیحدگی چاہنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- اورنگ زیب عالمگیر نے وفات پائی:

(الف) 1707ء میں ✓　(ب) 1708ء میں

(ج) 1717ء میں　(د) 1718ء میں

5- نہرو رپورٹ پیش کی گئی:

(الف) 1938ء میں　(ب) 1928ء میں ✓

(ج) 1918ء میں　(د) 1908ء میں

7- قائداعظم نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر دارلحکومت بنایا:

(الف) اسلام آباد کو　(ب) کراچی کو ✓

(ج) لاہور کو　(د) فیصل آباد کو

10- بنگلہ دیش کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1970ء کو　(ب) 1971ء کو ✓

(ج) 1972ء کو　(د) 1973ء کو

2- خالی جگہ پُر کریں۔

1- 1757ء میں بنگال کے نواب ______ نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا۔

2- سرسید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت رسالہ ___ کا جاری کرنا تھا۔

3- یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد ______ کی قیادت میں وائسرائے لارڈ منٹو سے ملا۔

جوابات		
سراج الدولہ	اسباب بغاوت ہند	سرآغا خان

3- کالم الف اور کالم ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
جنرل ایوب خان کے زوال کا ایک اہم سبب بنا	12 مارچ 1949ء میں	بنیادی جمہوریتوں کا نظام
قراردادِ مقاصد پیش کی گئی	پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے	12 مارچ 1949ء میں
حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا	بنیادی جمہوریتوں کا نظام	1919ء میں
15 اگست 1947ء کو قائداعظم نے حلف اٹھایا	24 اکتوبر 1954ء کو	پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے
گورنر جنرل غلام محمد نے وفاقی اسمبلی توڑ دی	1919ء میں	24 اکتوبر 1954ء کو

4- مختصر جوابات دیں۔

1- تحریک علی گڑھ کا بنیادی مقصد تحریر کریں۔

جواب: 1- سرسید احمد خاں کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے۔

2- مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔

3- مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

2- مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر میں کیا محرکات شامل تھے؟

جواب: 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔اس کے قیام کے اہم محرکات یہ تھے۔

(i) تقسیم بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردعمل

(ii) انگریزوں کا رویہ

(iii) مسلمانوں کا احساسِ محرومی

(iv) مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظرانداز کیا جانا

3- تحریک ہجرت کا کیا سبب تھا؟

جواب: 1920ء میں چند علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر ''دارالحرب'' ہے۔مسلمانوں کا انگریزوں کی عملداری میں رہنا جائز نہیں۔انہیں دارالسلام میں ہجرت کر جانی چاہیے۔چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیداد بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔

4- ریڈکلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ کیا تھا؟

جواب: 30 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت یہ طے پایا کہ پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو مسلم اور غیر مسلم اکثریتی علاقوں میں تقسیم کیا جائے

taleemcity.com

گا۔ مسلم اکثریتی علاقے پاکستان اور باقی علاقے بھارت کے حصہ بنیں گے۔ اس حد بندی کمیشن کی ذمہ داری برطانوی ماہر قانون سر ریڈ کلف کو سونپ دی گئی ہے۔ اختلافات کی صورت میں اسے ثالثی فیصلہ کرنے کا بھی اختیار دیا گیا۔ ریڈ کلف ایوارڈ میں سرحدوں کے بارے میں جو اعلان کیا گیا وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تھا۔ ماؤنٹ بیٹن اور ریڈ کلف نے ہندو دوستی کا خیال رکھتے ہوئے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کے حوالے کر دیے۔ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک ان کی رسائی ممکن بنا دی۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا جو آج تک حل طلب ہے۔ ضلع گورداسپور کی تین تحصیلیں گورداسپور، پٹھانکوٹ اور بٹالہ کے علاوہ ضلع فیروزپور کی تحصیل زہرہ اور بعض دوسرے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے حوالے کر دیئے گئے۔

-5 قیامِ پاکستان کے بعد مسلمانوں کو جو مشکلات پیش آئیں، اُن میں سے صرف تین کے نام لکھیں۔

جواب: (i) مہاجرین کی آباد کاری (ii) انتظامی مشکلات (iii) معاشی مشکلات

-6 قراردادِ مقاصد کے حوالے سے حاکمیتِ اعلیٰ کس کے پاس ہے؟

جواب: قراردادِ مقاصد کے حوالے سے حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو ساری کائنات کا مالک ہے اور اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔

-7 1956ء کے آئین کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں۔

(i) پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

(ii) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

-8 بنیادی جمہوریتوں کے نظام 1959ء کا تعارف لکھیں۔

جواب: جنرل ایوب خان نے مارشل لگا کر ملک کا انتظام سنبھال لیا تھا۔ وہ کافی عرصے سے سیاست کے قریب سے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ بطور وزیر دفاع امور مملکت میں حصہ لیتے رہے، اس لیے وہ ملکی سیاسی صورتحال سے آگاہ تھے۔ وہ بذاتِ خود صدارتی نظام کے حامی تھے جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل تھے۔ اسی احساس کے پیش نظر 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ اس چار سطحی نظام میں یونین کونسل، تحصیل کونسل، ضلع کونسل اور ڈویژن کونسل شامل تھیں۔

-5 درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

-1 تحریک علی گڑھ پر سیاسی، سماجی اور تعلیمی پہلوؤں سے روشنی ڈالیں۔

جواب:

تحریکِ علی گڑھ اور سر سید احمد خان

(Aligarh Movement and Sir Syed Ahmed Khan)

☆ جنگ آزادی میں ناکامی کے ساتھ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ کا سیاہ ترین دور شروع ہو گیا۔ مسلمان بحیثیت قوم انگریزوں کی نفرت اور انتظامی کارروائیوں کا نشانہ بنے۔ ان حالات میں سر سید احمد خان کی تحریکِ علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے۔

-1 حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔

-2 مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔

-3 آپ 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مسلمانوں کی تعلیمی، سیاسی اور مذہبی ترقی کے لیے عملی کام کیا۔ آپ نے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ مسلمان تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔

☆ 1859ء میں آپ نے مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔ 1863ء میں آپ نے غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ آپ نے 1875ء میں علی گڑھ میں جو سکول قائم کیا، وہ 1877ء میں کالج اور 1920ء میں یونیورسٹی بن گئی۔ بیسویں صدی کے شروع میں مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ اسی تعلیمی ادارے کا تعلیم یافتہ تھا۔

☆ رسالہ "اسباب بغاوتِ ہند" بھی سر سید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت تھی۔ اس رسالہ میں آپ نے 1857ء کی جنگ آزادی کے حقیقی اسباب سے انگریز حکومت کو آگاہ کیا۔ جنگِ آزادی کے بعد سر سید احمد خان کی حیثیت سیاسی مسیحا سے کم نہ تھی۔ مسلمانانِ برصغیر کے وجود کو قائم رکھنے کے لیے آپ آگے بڑھے اور انگریزوں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی۔

☆ سر سید احمد خان سیاسی طور پر مسلمانوں کو کمزور سمجھتے تھے۔ اس لیے انھوں نے 1885ء میں قائم ہونے والی انڈین نیشنل کانگریس میں مسلمانوں کو شامل ہونے سے روکا۔ انھوں نے مسلمانوں کو تعلیم کی طرف توجہ دینے کے لیے کہا تا کہ مسلمان پہلے تعلیم حاصل کریں اور پھر سیاست میں حصہ لیں۔

☆ سر سید احمد خانے کے کارنامے ان کی زندگی تک محدود نہ تھے بلکہ انھوں نے ایسی تحریک شروع کی جس نے ان کی وفات کے بعد بھی قومی خدمات کا کام جاری رکھا۔ سر سید احمد خان نے تحریک علی گڑھ کے ذریعے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جس سے مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کی تشکیل ہوئی۔

taleemcity.com

4- قیامِ پاکستان کے بعد پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔

جواب:

پاکستان کی ابتدائی مشکلات (Early Problems)

مسلمانانِ ہند نے جس کی مشکل اور طویل سفر کا آغاز جنگِ آزادی کے بعد کیا اس کا اختتام 14 اگست 1947ء کو پاکستان کا معرضِ وجود میں آنے کے بعد ہوا۔ برطانوی وزیرِاعظم نے کہا "ہندوستان تقسیم ہو رہا ہے لیکن مجھے اُمید ہے کہ یہ تقسیم زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکے گی۔ یہ دونوں ریاستیں جن کو آج ہم الگ کر رہے ہیں، ایک دن پھر مل کر ایک ہو جائیں گی۔" ہندوؤں اور انگریزوں کی ملی بھگت سے پاکستان کے لیے لامحدود مشکلات کھڑی ہو گئیں۔

پاکستان کو درپیش آنے والی ابتدائی مشکلات میں سے کچھ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

(1) ریڈکلف کی غیر منصفانہ تقسیم
(2) مہاجرین کی آبادکاری
(3) انتظامی مشکلات
(4) اثاثوں کی تقسیم
(5) فوج کی تقسیم
(6) دریائی پانی کا مسئلہ
(7) ریاستوں کا تنازعہ

(1) ریڈکلف کی غیر منصفانہ تقسیم

(i) 1947ء کے منصوبے کے تحت

30 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت یہ طے پایا تھا کہ پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو مسلم اور غیر مسلم اکثریتی علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ مسلم اکثریتی علاقے پاکستان اور باقی علاقے بھارت کے حصہ بنیں گے۔

(ii) حد بندی کیلئے کمیشن

علاقوں کی حد بندی کیلئے ایک کمیشن بنانے اور اس کی ثالثی قبول کرنے پر اتفاقِ رائے ہوا۔ اس کمیشن نے جو فیصلہ کیا اسے ریڈکلف ایوارڈ کہتے ہیں۔

(iii) حد بندی کمیشن کا ثالث

اس حد بندی کمیشن کی ذمہ داری برطانوی ماہرِ قانون سر ریڈکلف کو سونپ دی گئی۔ اختلافات کی صورت میں اسے ثالثی فیصلہ کرنے کا بھی اختیار دیا گیا۔ ریڈکلف ایوارڈ میں سرحدوں کے بارے میں جو اعلان کیا گیا وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تھا۔

(iv) ریڈکلف کی ناانصافی

ماؤنٹ بیٹن اور ریڈکلف نے ہندو دوستی کا خیال رکھتے ہوئے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کے حوالے کر دیے۔ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیا۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا جو آج تک حل طلب ہے۔

(v) بھارت کو دیے جانے والے علاقے

ضلع گورداسپور کی تین تحصیلیں گورداسپور، پٹھانکوٹ اور بٹالہ کے علاوہ ضلع فیروز پور کی تحصیل زیرہ اور بعض دوسرے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔

2- مہاجرین کی آبادکاری

(i) پاکستان کی طرف ہجرت

قیامِ پاکستان کے بعد بھارت میں رہنے والے مسلمانوں نے اپنے نئے وطن میں آنے کا فیصلہ کیا۔ لاکھوں خاندان اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کی طرف روانہ ہوئے۔

(ii) عارضی کیمپ

یہ بے گھر، لٹے پٹے پریشان حال مسلمان پاکستان آئے تو انہیں عارضی کیمپوں میں رکھا گیا۔

(iii) منصوبہ بندی

ان آنے والے مسلمانوں کیلئے خوراک، رہائش، ادویات اور دیگر ضروریات کی فراہمی کیلئے حکومتِ پاکستان نے تیزی سے منصوبہ بندی کی۔

(iv) ہجرت کا واقعہ

دنیا میں ہجرت کی اتنی بڑی تعداد کا واقعہ کہیں رونما نہیں ہوا تھا۔

(3) انتظامی مشکلات

(i) سرکاری ملازمین

پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز غیر مسلم بڑی تعداد میں بھارت چلے گئے۔ قیامِ پاکستان کے وقت کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ مرکزی دفاتر کے گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کروائیں گئیں مگر گنجائش کم تھی اس لیے شہر کے مختلف حصوں میں عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔ حتیٰ کہ وزیر بھی بنیادی دفتری سہولتوں سے محروم تھے۔ نظم و نسق کا یہ ڈھانچہ اس لیے تباہ حال تھا کہ ماہر اور تجربہ کار عملہ موجود نہ تھا۔ سول سروس کے کل 81 مسلمان افسر پاکستان کے حصے میں آئے جن میں سے زیادہ تر اعلیٰ عہدوں کا کوئی تجربہ نہ تھا۔

(ii) دفتروں میں کمی

دفاتر خالی ہو گئے۔ دفاتر میں فرنیچر، سٹیشنری اور ٹائپ رائٹروں کی کمی تھی۔ اکثر دفاتر نے کھلے آسمان کے نیچے کام کا آغاز کیا۔

(iii) دفتری ریکارڈ غائب

ہندو بھارت جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ غائب کر گئے جس سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی مشکلات درپیش آئیں۔ مرکزی حکومت کا ریکارڈ اور ساز و سامان اس لیے کراچی نہ پہنچ سکا کہ ہندوؤں اور سکھ فسادیوں نے ریل کی وہ پٹڑیاں ہی اکھاڑ دیں جن پر چل کر ریل گاڑی نے پاکستان پہنچنا تھا۔

taleemcity.com

(4) اثاثوں کی تقسیم

(i) اثاثوں کی تقسیم میں ناانصافی

بھارتی حکمرانوں نے پاکستان اور بھارت میں اثاثوں کی متناسب تقسیم میں ناانصافی سے کام لیا۔ بھارت حکمران حیلوں اور بہانوں سے پاکستان کو اس کا حصہ دینے سے گریز کرتے رہے۔

(ii) ریزروبینک

متحدہ برصغیر کے ''ریزروبینک'' میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے تھے۔ یہ رقم دونوں ممالک میں بانٹی جاتی تھی۔ تناسب کے اعتبار سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا، بھارت یہ حصہ دینے پر آمادہ نہیں تھا۔

(iii) ادھوری ادائیگی

پاکستان کی طرف سے لگاتار کیے جانے والے مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے بھارت نے 700 ملین روپے دیے۔ بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمے واجب الادا ہیں۔

(5) فوجی اثاثوں کی تقسیم

(i) فوجی اثاثے

برصغیر کے بعد فوجی اثاثوں کو دونوں ممالک میں تناسب کے اعتبار سے تقسیم کرنا بھی ضروری تھا لیکن اس معاملے میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ بھارت پاکستان کو کمزور کرنا چاہتا تھا اس لیے کہ وہ بھارت کا حصہ بننے پر مجبور ہو جائے۔ تقسیم سے پہلے متحدہ ہندوستان کا کمانڈر چاہتا تھا کہ افواج کو بانٹا نہ جائے بلکہ ایک ہی کمانڈر کے تحت رکھا جائے۔ مسلم لیگ نے اس کمانڈر کے موقف کو تسلیم نہ کیا اور اصرار کیا کہ فوجی وسائل اور اثاثے دونوں ممالک میں بانٹ دیے جائیں۔

(ii) فوجی اثاثوں کا تناسب

برطانیہ کی حکومت کو یہ مطالبہ ماننا پڑا کہ بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق 64 فی صد اور 36 فیصد کی تناسب سے تقسیم کر دیے جائیں۔

(iii) آرڈیننس فیکٹری

متحدہ بھارت میں جو آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ یہ طے پایا کہ آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی آرڈیننس فیکٹری قائم کر سکے۔

(iv) تقسیم کا فارمولا

عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بھی بنایا گیا۔ حکومتِ ہند نے اسے مسترد کر دیا جس سے حالات اور مشکل ہو گئے۔ اس طرح پاکستان کو اپنا جائز حصہ لینے سے محروم کر دیا گیا۔

(6) زرعی مشکلات اور دریائی پانی کا مسئلہ

(i) بین الاقوامی قانون کے مطابق

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے، جہاں بہتری آب پاشی کے بغیر زراعت ممکن نہیں۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق دریا کا قدرتی راستہ برقرار رکھا جاتا ہے۔ جن دو یا دو سے زیادہ ممالک میں سے دریا گزرتا ہے وہ اس کے پانی سے مستفید ہوتے ہیں۔ کوئی بھی ملک دریا کا رخ بدل کر کسی دوسرے ملک کو آبی وسیلہ سے محروم نہیں کر سکتا۔

(ii) بحران

برصغیر میں آبی وسائل کے حوالے سے بھی بحران پیدا ہوا۔ پنجاب اور سندھ کو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا جہلم، چناب، راوی، ستلج اور بیاس سیراب کرتے آ رہے تھے۔

(iii) معیشت کو تباہ کرنے کے مترادف

پنجاب دو حصوں میں بٹا تو دریاؤں کو بھی منقسم کرنے کا عمل کیا گیا۔ بھارت نے اپریل 1948ء میں مغربی پاکستان کو آنے والے پانی کا راستہ روک لیا۔ یہ قدم پنجاب اور سندھ کی معیشت کو تباہ کرنے کے مترادف تھا۔

(iv) ''سندھ طاس'' معاہدہ

عالمی بینک کی مدد سے دونوں ممالک کے مابین 1960ء میں ایک معاہدہ ''سندھ طاس'' طے پایا۔ تین دریاؤں ''راوی، ستلج اور بیاس'' پر بھارت کا حق مان لیا گیا اور دوسرے تین دریا (سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کو سونپ دیئے گئے۔

(7) ریاستوں کا تنازعہ

(i) ریاستیں

انگریزوں کے دورِ حکومت میں 635 ریاستیں تھیں۔ آزادی کی منزل قریب آئی تو ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں بھی سوچا جانے لگا۔

(ii) کابینہ مشن پلان

کابینہ مشن پلان کے حوالے سے ریاستوں کے حکمرانوں کو کہا گیا کہ وہ مستقبل میں اپنی حیثیت اور مفادات کے تحفظ کیلئے دستور سازی کے عمل میں شریک ہوں۔ حکمرانوں کا کابینہ مشن نے یہ بھی تلقین کی کہ وہ فیصلہ کرتے وقت اپنے عوام کی پسند اور مذہبی رشتوں کا دھیان رکھیں۔

taleemcity.com

(iii) حکومتِ برطانیہ کا اعلان

حکومتِ برطانیہ نے 20 فروری 1947ء کو انڈیا ریاستوں پر اپنا کنٹرول اٹھا لینے کا اعلان کیا۔ اسی اعلان کے تحت ریاستوں نے بھارت یا پاکستان سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کیا۔

(iv) پاکستان کی مشکلات میں اضافہ

ریاست حیدر آباد دکن، جونا گڑھ، مناوادر اور ریاست جموں و کشمیر کی طرف سے کوئی قدم فوری طور پر نہ اٹھایا گیا۔ اس لیے ان ریاستوں پر بھارتی افواج نے فوج کشی کر کے قبضہ کر لیا جس سے پاکستان کی مشکلات میں اضافہ ہوا۔

6- جنرل ایوب خان کے مارشل لاء کے اسباب کیا تھے؟ وضاحت کریں۔

جواب: جنرل ایوب خان کے مارشل لا (27 اکتوبر 1958ء) کے اہم اسباب درج ذیل تھے:

(i) سیاسی قیادت کا فقدان (Lack of Political Leadership)

14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی تاریخ ساز جدوجہد اور مسلم رہنماؤں کی بے لوث قیادت کا نتیجہ تھا۔ مگر بدقسمتی سے قیامِ پاکستان کے ایک سال بعد بانی پاکستان قائداعظم وفات پا گئے اور 1951ء میں قائد ملت لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا۔ اس طرح آزادی کے فوراً بعد ہی نوزائیدہ ملک قائداعظم اور لیاقت علی خان جیسے محب وطن، مدبر اور دور اندیش رہنماؤں سے محروم ہو گیا۔ ان قائدین کے رخصت ہو جانے بعد پاکستان میں اہل سیاسی قیادت کا بحران پیدا ہو گیا۔ اب ملک کی باگ ڈور ایسے قائدین کے ہاتھوں میں آ گئی، جو مطلوبہ قومی وحدت پیدا کر سکے اور نہ ہی صوبائی، لسانی اور معاشی بحرانوں پر قابو پا سکے۔

(ii) انتخابات کا التوا (Delay in Elections)

پاکستان کو سیاسی بحران سے دور کرنے کا ایک اہم سبب انتخابات کا التوا تھا۔ ابتدا میں ملک میں عام انتخابات منعقد نہ ہوئے۔ صرف صوبوں میں باری باری انتخاب کروائے گئے۔ 1956ء کا دستور منظور ہونے کے بعد یہ توقع تھی کہ ایک سال کے اندر اندر انتخابات منعقد کیے جائیں گے لیکن 1957ء میں متوقع انتخابات کو 1959ء تک ملتوی کر دیا گیا۔

(iii) نوکر شاہی کا کردار (Role of Bureaucracy)

قیام پاکستان کے بعد ملک میں جمہوریت کو ناکام کرنے میں بیوروکریسی نے بھی کردار ادا کیا۔ گورنر جنرل غلام محمد، سکندر مرزا اور چودھری محمد علی کا تعلق بھی سول سروس سے تھا۔ مجموعی طور پر نوکر شاہی نے غیر ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کیا۔ حقیقت یہ تھی کہ سول سروس میں جو لوگ زیادہ با اثر تھے ان کے دلوں میں اقتدار کی ہوس نے جنم لیا۔ اس صورتحال نے مارشل لا کا راستہ ہموار کیا۔

(iv) پارلیمانی نظام کی ناکامی

(Failure of Parliamentary System)

14 اگست 1947ء سے لے کر اکتوبر 1958ء تک پاکستان میں پارلیمانی نظام رائج رہا۔ پہلے گیارہ برسوں میں یہ نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ پارلیمانی نظام کی ناکامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان گیارہ برسوں میں چار گورنر جنرلوں کے تحت سات وزارتیں تشکیل دی گئیں۔ ان میں مسٹر آئی آئی چندریگر کی وزارت مختصر ترین تھی جو صرف دو ماہ تک چل سکی۔ اس سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں ملک میں معاشی اور سیاسی بحران کا شکار رہا۔ ان حالات سے مارشل لا کے نفاذ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

(v) دستور سازی میں مسلسل رکاوٹ

(Constant Hurdles in Making of Constitution)

پاکستان اور بھارت دونوں ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے۔ بھارت نے اپنا دستور اڑھائی سال میں تیار کر لیا لیکن پاکستان کے سیاستدان اس اہم مسئلے کو لٹکاتے رہے۔ آخر کار صورت حال ایسی پیدا ہوگئی کہ مارشل لا کا نفاذ ہو گیا۔

8- 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات لکھیں۔

1962ء کے آئین کی خصوصیات

(Salient Features of Constitution 1962)

صدر جنرل محمد ایوب خان نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا جسے 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔

(i) 1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

(ii) 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ اس دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔

(iii) 1962ء کے دستور کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔ تمام اختیارات کا منبع صدر کو بنایا۔

(iv) 1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال، پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

(v) عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے۔ جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔

(vi) 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دی گئیں۔

taleemcity.com

باب 3:

زمین اور ماحول

سلیبس: پاکستان کا محل وقوع، محل وقوع کی اہمیت، آب و ہوا کے انسانی زندگی پر اثرات، گلیشیر، گلیشیرز کی اہمیت، پاکستان کے دریا، جنگلات، جنگلات کی اہمیت، اہم ماحولیاتی مسائل اور ان کا حل، آلودگی، جنگلات کا کٹاؤ، سیم و تھور

کلاس ورک:

مشقی سوالات: سوال 1 (ii,iv)، سوال 2 (مکمل)، سوال 4 (i,iii,v)

ہوم ورک:

مشقی سوالات: سوال 3 (i,iv,vi,ix,x)، سوال 5 (i,iii,iv,vi,vii)

پاکستان کا محل وقوع، محل وقوع کی اہمیت

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 پاکستان واقع ہے:

(a) براعظم افریقہ میں (b) براعظم ایشیا میں

(c) براعظم امریکہ میں ✓ (d) براعظم انٹارکٹکا میں

-2 پاکستان کا کل رقبہ ہے:

(a) 796,096 مربع کلومیٹر ✓ (b) 896,096 مربع کلومیٹر

(c) 996,096 مربع کلومیٹر (d) 1196,096 مربع کلومیٹر

-3 پاکستان دنیا کے کل رقبے کا ہے:

(a) 1.67 فیصد (b) 2.67 فیصد

(c) 3.67 فیصد (d) 0.67 فیصد ✓

-4 پاکستان کا رقبہ پہاڑوں اور سطوح مرتفع پر مشتمل ہے:

(a) 55 فیصد (b) 56 فیصد

(c) 57 فیصد (d) 58 فیصد ✓

-5 پاکستان کتنے درجے عرض بلد شمال پر واقع ہے:

(a) 24 سے 37 ✓ (b) 25 سے 38

(c) 26 سے 39 (d) 27 سے 40

-6 پاکستان طول بلد مشرق تک پھیلا ہے:

(a) 61 سے 62 درجے (b) 61 سے 65 درجے

(c) 61 سے 66 درجے (d) 61 سے 77 درجے ✓

-7 پاکستان کی آب و ہوا میں موسمی فرق ہے:

(a) واضح (b) مناسب

(c) نمایاں ✓ (d) کم

-8 پاکستان کو نوازا گیا:

(a) طبعی ماحول سے ✓ (b) قدرتی ماحول سے

(c) ٹھنڈے ماحول سے (d) خشک ماحول سے

-9 طبعی ماحول کسی ملک میں رہنے والوں کی سرگرمیوں پر گہرا اثر رکھتا ہے:

(a) معاشی (b) معاشرتی (c) سماجی (d) یہ تمام ✓

-10 طبعی ماحول سے ہم مراد لیتے ہیں:

(a) محل وقوع (b) طبعی خدوخال

(c) آب و ہوا (d) یہ تمام ✓

-11 پاکستان کے شمال میں واقع ہے:

(a) بھارت (b) بحیرہ عرب (c) چین ✓ (d) افغانستان

-12 پاکستان کے مشرق میں واقع ہے:

(a) ایران (b) بھارت ✓

(c) بحیرہ عرب (d) افغانستان

-13 پاکستان کو اپنے محل وقوع کے اعتبار سے خصوصی اہمیت حاصل ہے:

(a) اسلامی ممالک میں (b) سارک ممالک میں

(c) وسطی ایشیائی ممالک میں (d) پوری دنیا میں ✓

-14 CPEC منصوبے پر کام کر رہا ہے:

(a) ترکی (b) ایران

(c) سعودی عرب (d) چین ✓

-15 وسطی ایشیائی ممالک گھرے ہوئے ہیں:

(a) پانی سے (b) خشکی سے ✓

(c) تیل سے (d) ریت سے

-16 افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو کہتے ہیں:

(a) کراس لائن (b) کنٹرول لائن

(c) ڈیورنڈ لائن ✓ (d) سرحدی لائن

اہم مختصر سوالات

-1 پاکستان کا محل وقوع مختصراً بیان کریں۔

جواب: پاکستان براعظم ایشیا میں واقع ہے۔ یہ جنوبی ایشیا کا ایک اہم ملک ہے۔ پاکستان کا کل رقبہ 796,096 مربع کلومیٹر ہے، جو دنیا کے کل رقبے کا 0.67 فیصد ہے۔ پاکستان کا تقریباً 58 فیصد رقبہ پہاڑوں اور سطوح مرتفع پر مشتمل ہے جبکہ قریباً 42 فیصد رقبہ میدانوں اور ریگستانوں پر پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان ایک وسیع و عریض ملک ہے جو جنوب میں بحیرۂ عرب کے ساحلوں اور دریائے سندھ کے ڈیلٹائی میدان سے شمال کے بلند و بالا پہاڑی سلسلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ جنوب مشرقی حصہ دریائی میدانوں سے گھرا ہوا ہے جبکہ مغربی اور وسطی حصہ کئی پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی آب و ہوا میں موسمی فرق بہت نمایاں ہے۔

taleemcity.com

-2 پاکستان کا جغرافیائی محل وقوع مختصراً تحریر کریں۔

جواب: محل وقوع: کسی ملک کا محل وقوع اس کی جغرافیائی پوزیشن یا حدود کو ظاہر کرتا ہے۔ پاکستان جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے 24 درجے سے 37° درجے عرض بلد شمالی اور 60° درجے سے 77° درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔

-3 پاکستان اور چین کی دوستی پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: چین نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا اور پاکستان بھی چین کی دوستی پر فخر کرتا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے سمیت پاکستان میں کئی ترقیاتی منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ ان منصوبوں سے دونوں ممالک کے درمیان صنعتی، معاشی اور سماجی تعلقات مزید مستحکم ہو رہے ہیں۔ اور اس خطے کی ترقی سے خوشحالی کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔

-4 پاکستان کے شمال مغرب میں کون سے ممالک واقع ہیں؟

جواب: پاکستان کے شمال مغرب کی سمت میں وسطی ایشیائی اسلامی ممالک (قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان) واقع ہیں۔

-5 وسطی ایشیائی اسلامی ممالک پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: یہ ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں اور قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ پاکستان کے ان اسلامی ریاستوں سے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان واحد ملک ہے جو وسطی ایشیائی ریاستوں کو قریب ترین بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

-6 بھارت پاکستان کی کس جانب واقع ہے؟ ان دونوں ممالک کے درمیان کن مسائل کی بناء پر کشیدگی موجود ہے؟

جواب: پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان جموں اور کشمیر اور کئی دوسرے مسائل پر کشیدگی موجود ہے لیکن ان مسائل کو حل کے بعد دونوں ممالک میں تعاون کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

-7 خلیجی ممالک کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پاکستان بحیرۂ عرب کے راستے خلیج فارس سے ملحقہ مسلم ممالک سے ملا ہوا ہے۔ یہ تمام خلیجی ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ خلیج فارس کی بنا پر بحر ہند ہمیشہ سے بڑی طاقتوں کے درمیان توجہ کا مرکز رہا ہے۔

-8 پاکستان کی اہم بندرگاہوں کے نام لکھیں۔

جواب: کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

آب و ہوا کے انسانی زندگی پر اثرات

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 پاکستان کے شمال و شمالی مغربی پہاڑی علاقے سطح سمندر سے بلند ہیں:
(a) ایک ہزار میٹر (b) دو ہزار میٹر
(c) تین ہزار میٹر (d) کئی ہزار میٹر ✓

-2 پاکستان کے شمالی و شمال مغربی پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت گر جاتا ہے:
(a) 0 درجے ✓ (b) 3 درجے
(c) 5 درجے (d) 7 درجے

-3 پاکستان کے شمال و شمالی مغربی علاقے کے لوگوں کا موسم گرما میں اہم پیشہ ہے:
(a) تجارت (b) کاشت کاری ✓
(c) ملازمت (d) صنعت

-4 پاکستان میں پہاڑی علاقے نسبتاً ہیں:
(a) گنجان آباد (b) پُر ہجوم
(c) کم گنجان آباد ✓ (d) ویران

-5 دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنے ہیں:
(a) ساحلی علاقے (b) ریگستانی علاقے
(c) پہاڑی علاقے (d) میدانی علاقے ✓

-6 پاکستان میں سب سے زیادہ آبادی ____ علاقے میں ہے۔
(a) پہاڑی (b) میدانی ✓
(c) صحرائی (d) ساحلی

-7 پاکستان کے صحرائی علاقوں کے لوگوں کا ذریعہ معاش ہے:
(a) زراعت (b) تجارت
(c) بھیڑ بکریاں پالنا ✓ (d) فرنیچر سازی

-8 پاکستان میں سطح مرتفع بلوچستان کا علاقہ ہے:
(a) سرد ترین (b) گرم ترین
(c) خشک ترین ✓ (d) تازہ ترین

-9 بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے، جنہیں کہا جاتا ہے:
(a) کاریز ✓ (b) میدان
(c) پہاڑ (d) آب و ہوا

-10 سطح مرتفع بلوچستان مالا مال ہے:
(a) پھلوں سے (b) معدنی وسائل سے
(c) قدرتی وسائل سے (d) A اور B دونوں سے ✓

taleemcity.com

اہم مختصر سوالات

1- آب وہوا کے انسانی زندگی پر دو اثرات لکھیں۔

جواب: آب وہوا کے انسانی زندگی پر دو اثرات درج ذیل ہیں:

(i) آب وہوا کسی مقام یا علاقے میں موجود انسانوں کے روزمرہ کاموں پر اثر رکھتی ہے۔

(ii) کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی، معاشرتی، سماجی، سیاسی، تجارتی، سمیت تمام تر سرگرمیوں کا انحصار کافی حد تک آب وہوا پر ہے۔

2- پاکستان کے پہاڑی علاقوں کا موسم سرما میں درجہ حرارت کتنا ہوتا ہے؟

جواب: پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں سرد ترین یعنی نقطہ انجماد سے گر جاتا ہے۔ زیادہ تر برف باری ہوتی ہے۔

3- پاکستان کے پہاڑی علاقوں پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان کے پہاڑی علاقے نسبتاً کم گنجان آباد ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں معدنیات کے ذخائر بھی ملتے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ ان علاقوں کی آب وہوا اچھی ہونے کی وجہ سے سیاحت کو بہت ترقی ملی ہے۔

4- پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب وہوا پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب وہوا میں شدت پائی جاتی ہے۔ یعنی موسم گرما میں گرم اور موسم سرما میں سرد ہوتا ہے۔ یہ آب وہوا مختلف اقسام کی فصلوں، سبزیوں اور پھلوں کے لیے بہت موزوں ہے۔

5- پاکستان کے میدانی علاقے زراعت کے لیے کیسے موزوں ہیں؟

جواب: پاکستان کے میدانی علاقے دریائی کی لائی ہوئی مٹی سے بنے ہیں اس لیے بہت زرخیز ہیں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار زراعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں پر ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی معاشی حالت نسبتاً بہتر ہے۔

6- پنجاب کا کونسا علاقہ ریگستانی خصوصیت رکھتا ہے؟

جواب: پنجاب کا جنوبی اور صوبہ سندھ کا شمالی علاقہ خاص طور پر ریگستانی خصوصیت رکھتا ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کی زندگی انتہائی سخت ہے۔ بارش کم ہوتی ہے اس لیے پینے کے لیے پانی دور دور سے لانا پڑتا ہے۔

7- صحرائی علاقے کے لوگوں کا ذریعہ معاش تحریر کریں۔

جواب: صحرائی علاقے کے لوگوں کا سب سے اہم ذریعہ معاش بھیڑ بکریاں پالنا ہے۔

8- ''کاریز'' پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں ''کاریز'' کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے۔ بلوچستان میں درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ زمین دوز نالیاں بہت اہم ہیں جن سے پانی بخارات بن کر نہیں اڑ سکتا جس کی وجہ سے اس علاقے میں کاشتکاری شروع ہوگئی ہے۔

گلیشیر، گلیشیرز کی اہمیت، پاکستان کے دریا

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- سیاچن ____ زبان کا لفظ ہے۔
(a) کشمیری (b) ہندکو
(c) سرائیکی (d) بلتی ✓

2- سیاچن کے معنی ہیں:
(a) جنگلی گلاب ✓ (b) صحرائی گلاب
(c) ساحلی گلاب (d) میدانی گلاب

3- سیاچن گلیشیر کی لمبائی ہے:
(a) 60 کلومیٹر (b) 65 کلومیٹر
(c) 70 کلومیٹر ✓ (d) 80 کلومیٹر

4- سیاچن گلیشیر واقع ہے:
(a) سلسلہ ہندوکش میں (b) سلسلہ قراقرم میں
(c) سلسلہ ہمالیہ میں ✓ (d) سلسلہ سلیمان میں

5- بالترو گلیشیر واقع ہے:
(a) بلتستان میں ✓ (b) پشاور میں
(c) کشمیر میں (d) جہلم میں

6- کے۔ٹو پہاڑ واقع ہے:
(a) سیاچن گلیشیر میں (b) بیافو گلیشیر میں
(c) بالتورو گلیشیر میں ✓ (d) ہسپر گلیشیر میں

7- بالتورو گلیشیر سے دریا نکلتا ہے:
(a) سندھ (b) برالدو
(c) بولان ✓ (d) جہلم

8- بتورا گلیشیر لمبا ہے:
(a) 50 کلومیٹر (b) 52 کلومیٹر ✓
(c) 54 کلومیٹر (d) 56 کلومیٹر

9- قراقرم کے پہاڑوں میں واقع ہے:
(a) سیاچن گلیشیر (b) بالتورو گلیشیر
(c) بتورا گلیشیر (d) بیافو گلیشیر ✓

10- پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے:
(a) دریائے سندھ ✓ (b) دریائے جہلم
(c) دریائے راوی (d) دریائے ستلج

11- دریائے سندھ نکلتا ہے:
(a) دہلی سے (b) قندھار سے
(c) تبت سے ✓ (d) کشمیر سے

taleemcity.com

-12 کس مقام پر دریائے سندھ پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟
(a) لاہور (b) کراچی
(c) صادق آباد (d) اٹک ✓

-13 دریائے سندھ، صوبہ سندھ سے گزر کر گرتا ہے:
(a) بحیرہ عرب میں ✓ (b) بحر قلزم میں
(c) بحر روم میں (d) بحر ہند میں

-14 دریائے راوی نکلتا ہے:
(a) لاہور سے (b) کشمیر سے ✓
(c) سندھ سے (d) بلوچستان سے

-15 دریائے راوی کے کنارے پنجاب کا دارالحکومت آباد ہے:
(a) اسلام آباد (b) کراچی
(c) لاہور ✓ (d) پشاور

-16 سندھ طاس معاہدے کے تحت پاکستان کے حصے میں دریا آئے:
(a) سندھ، چناب اور جہلم ✓ (b) راوی، ستلج اور بیاس
(c) چناب، راوی اور سندھ (d) جہلم، ستلج اور بیاس

-17 دریائے ستلج نکلتا ہے:
(a) کوہ کیرتھر سے (b) کوہ ہمالیہ سے ✓
(c) کوہ ہندوکش سے (d) کوہ سلیمان سے

-18 کوہ ہمالیہ سے نکل کر پنجاب میں مرالہ کے نزدیک داخل ہوتا ہے:
(a) دریائے راوی (b) دریائے ستلج
(c) دریائے چناب ✓ (d) دریائے جہلم

-19 دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو کہتے ہیں:
(a) دوآبہ ✓ (b) کاریز
(c) وادی (d) جھیل

-20 دریائے راوی اور دریائے چناب کے درمیان ہے:
(a) ساگر دوآب (b) چج دوآب
(c) رچنا دوآب ✓ (d) A اور B دونوں

-21 دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیان ہے:
(a) چج دوآب ✓ (b) ساگر دوآب
(c) رچنا دوآب (d) یہ تمام

-22 اٹک کے مقام پر دریائے کابل گرتا ہے:
(a) دریائے چناب میں (b) دریائے سندھ میں ✓
(c) دریائے ستلج میں (d) دریائے راوی میں

اہم مختصر سوالات

-1 سیاچن گلیشیر کے بارے میں مختصر نوٹ لکھیں۔
جواب: سیاچن گلیشیر: سیاچن بلتی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی جنگلی گلاب کے ہیں۔ اس گلیشیر پر یہ پودا زیادہ اگتا ہے، اس لیے بلتی لوگ اسے سیاچن کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی 70 کلومیٹر ہے۔ یہ سلسلہ قراقرم میں واقع ہے۔

-2 بالتورو گلیشیر پر دو سطریں لکھیں۔
جواب: بالتورو گلیشیر بلتستان میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 62 کلومیٹر ہے۔ مشہور زمانہ کے۔ٹو بھی اسی گلیشیر میں واقع ہے۔ برالدو کا دریا اسی گلیشیر سے نکلتا ہے جو دریائے سندھ میں گرتا ہے۔ سکردو شہر سے اسے گلیشیر تک رسائی کی جا سکتی ہے۔

-3 بتورا گلیشیر کی لمبائی اور وادیوں کے نام لکھیں۔
جواب: بتورا گلیشیر 54 کلومیٹر لمبا ہے۔ یہ وادی گوجل، گلگت بلتستان میں واقع ہے۔

-4 بیافو گلیشیر کہاں واقع ہے اور اس کی لمبائی کتنی ہے؟
جواب: بیافو گلیشیر قراقرم کے پہاڑوں میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 63 کلومیٹر ہے۔ یہ ہسپر گلیشیر سے ملتا ہے، جو کہ وادی ہنزہ میں واقع ہے۔

-5 ہسپر گلیشیر کہاں واقع ہے اور اس کی لمبائی کتنی ہے؟
جواب: ہسپر گلیشیر پاکستان کے شمالی علاقے بلتستان میں واقع ہے۔ یہ گلیشیر 49 کلومیٹر لمبا ہے۔ دریائے ہسپر اسی گلیشیر سے نکلتا ہے۔

-6 پاکستان میں واقع تازہ پانی کی تین جھیلوں کے نام لکھیں۔
جواب: سیف الملوک، شندور، ست پارا

-7 پاکستان کا سب سے بڑا دریا کونسا ہے؟
جواب: پاکستان کا سب سے بڑا دریا سندھ ہے جو پنجاب کے بھی ایک بڑے علاقے کو سیراب کرتا ہے۔

-8 دریائے راوی پر دو سطریں لکھیں۔
جواب: دریائے راوی کشمیر کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ یہ دریا بھارت کے علاقوں سے بہتا ہوا لاہور کے قریب پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ پنجاب کا دارالحکومت لاہور دریائے راوی کے کنارے آباد ہے۔

-9 دریائے ستلج کہاں سے نکلتا ہے اور کن دریاؤں سے ملتا ہے؟
جواب: دریائے ستلج کوہ ہمالیہ سے نکلتا ہے اور بھارتی علاقوں سے بہتا ہوا سلیمان کی کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے اور پنجاب کے مشرقی علاقے میں بہتا ہوا پنجاب کے باقی دریاؤں سے مل جاتا ہے۔

-10 دریائے چناب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: دریائے چناب کوہ ہمالیہ سے نکل کر مرالہ کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ تریموں کے نزدیک دریائے جہلم اور دریائے چناب آپس میں ملتے ہیں۔

taleemcity.com

11- دوآبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو دوآبہ کہتے ہیں۔

12- پاکستان میں کتنے دوآبے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: پاکستان میں کئی دوآبے ہیں۔ باری دوآب کے علاقے کے ایک طرف دریائے راوی بہتا ہے اور دوسری طرف دریائے ستلج ہے۔ دریائے راوی اور دریائے چناب کے درمیان رچنا دوآب ہے۔ دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیان چج دوآب ہے جبکہ دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان سندھ ساگر دوآب ہے۔

13- دریائے کابل کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دریائے کابل ایک بڑا دریا ہے جو افغانستان سے شروع ہوتا ہے اور مشرق کی طرف بہتا ہوا پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔

14- دریائے کابل کے معاون دریا کون سے ہیں؟

جواب: دریائے پنجکوڑ، دریائے سوات اور دریائے کنٹر دریائے کابل کے اہم معاون دریا ہیں۔

15- دریائے ژوب پر دو سطریں تحریر کریں۔

جواب: دریائے ژوب بلوچستان کے علاقے ژوب اور لورالائی سے ہوتا ہوا دریائے گومل سے جا ملتا ہے جو دریائے سندھ کا معاون دریا ہے۔ دریا ژوب وہ واحد دریا ہے جو جنوب سے شمال کی طرف بہتا ہے۔

جنگلات، جنگلات کی اہمیت

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- پاکستان کے کن علاقوں میں اوسطاً بارش دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے:
(a) شمالی و شمال مغربی علاقے ✓ (b) پہاڑی دامنی علاقے
(c) صحرائی علاقے (d) خاردار پہاڑی علاقے

2- سموگ کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں:
(a) پرندے (b) دریا
(c) میدان (d) جنگلات ✓

3- چلغوزہ کے درخت پائے جاتے ہیں:
(a) پنجاب میں (b) سندھ میں
(c) بلوچستان میں ✓ (d) خیبر پختونخوا

4- پاکستان کی معیشت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں:
(a) میدان (b) صحرا
(c) جنگلات ✓ (d) ساحل

5- پاکستان کا قومی پرندہ ہے:
(a) تیتر (b) طوطا
(c) مور (d) چکور ✓

6- پاکستان کا قومی جانور ہے:
(a) بھینس (b) شیر
(c) مارخور ✓ (d) گائے

7- پاکستان میں پائے جانے والے شکاری پرندے ہیں:
(a) باز، شکرا، عقاب، چیل ✓ (b) گدھ، طوطا، کوا، کبوتر
(c) عقاب، چکور، تیتر، چیل (d) گدھ، چیل، عقاب، ہدہد

8- خطرے سے دوچار جانوروں سے مراد وہ جانور ہیں جو قریب ہیں:
(a) مرنے کے (b) کم ہونے کے
(c) ختم ہونے کے ✓ (d) زیادہ ہونے کے

اہم مختصر سوالات

1- سدا بہار جنگلات میں پائے جانے والے درختوں کے دو فوائد لکھیں۔

جواب: سدا بہار جنگلات سے اعلیٰ قسم کی عمارتی لکڑی اور میوہ جات وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

2- صوبہ بلوچستان کوئٹہ اور قلات میں کون کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

جواب: صوبہ بلوچستان میں کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں زیادہ تر خاردار جھاڑیوں کے علاوہ مازو، چلغوزہ، توت اور پاپلر کے درخت پائے جاتے ہیں۔

3- میدانی علاقوں میں دریائی وادیوں مین کون کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

جواب: میدانی علاقوں میں دریائی وادیوں میں کچھ جنگلات موجود ہیں جن میں شیشم، پاپلر، شہتوت، سنبل، جامن، دھریک اور سفیدے وغیرہ کے درخت ملتے ہیں۔

4- جنگلات کے دو فوائد بیان کریں۔

جواب: جنگلات کے دو فوائد درج ذیل ہیں۔

(I) شمالی پہاڑی علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے جس سے پہاڑی ڈھلوانوں سے پانی بہتا ہوا اور دریاؤں میں گرتا ہے۔ جنگلات کا ڈھلوانوں پر ہونا پانی کے تیز بہاؤ میں آڑے آتا ہے جس سے نہ صرف مٹی کا کٹاؤ رک جاتا ہے بلکہ پانی کی رفتار بھی کم ہو جاتی ہے۔

(II) پاکستان میں توانائی کے مسائل کم ہیں لہٰذا جنگلات کی لکڑی کوئلہ کی کمی کو دور کرتی ہے اور یہ لکڑی جلانے یا توانائی حاصل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

5- جنگلات ماحولیاتی آلودگی میں کیسے کمی کا باعث بنتے ہیں؟

جواب: جنگلات کسی بھی علاقے کی آب و ہوا کو خوشگوار بنا دیتے ہیں۔ درجہ حرارت کی شدت کم کر دیتے ہیں۔ جنگلات ماحولیاتی آلودگیوں خصوصاً سموگ (Smog) کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

taleemcity.com

6- جنگلات بارش کا باعث کیسے بنتے ہیں؟
جواب: جنگلات کافی حد تک بارش برسانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ کیونکہ ان کی موجودگی سے ہوا میں آبی بخارات کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے جو بارش کا باعث بنتے ہیں۔

7- جنگلات زمین کی زرخیزی کو کیسے قائم رکھتے ہیں؟
جواب: درخت کی جڑیں مٹی کو آپس میں جکڑے رکھتی ہیں جس سے پانی کے بہاؤ سے زرخیز مٹی اپنی جگہ پر موجود رہتی ہے۔ اس طرح زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہے۔

8- جنگلات پن بجلی کے منصوبوں کو کیسے تحفظ کرتے ہیں؟
جواب: جنگلات کے نہ ہونے سے دریا اپنے ساتھ مٹی اور ریت کی بڑی مقدار بہالے جاتے ہیں جس سے ہمارے ڈیم اور مصنوعی جھیلیں بھر سکتی ہیں اور ہمارے پن بجلی کے منصوبے تباہ و برباد ہو سکتے ہیں۔

9- جنگلات کیسے سیم و تھور زدہ علاقوں میں کارآمد ہوتے ہیں؟
جواب: درخت سیم و تھور زدہ علاقوں میں بہت کارآمد ہیں کیونکہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیرِ زمین پانی کی مقدار کم ہو جاتی اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

اہم ماحولیاتی مسائل اور ان کا حل

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- ____ میں طبعی خدوخال، آب و ہوا، مٹی اور قدرتی نباتات شامل ہیں:
(a) ماحول ✓ (b) آلودگی
(c) مسائل (d) آب و ہوا

2- وہ تمام مسائل جو ماحول کے ناموافق یا غیر موزوں ہونے سے پیدا ہوتے ہیں، کہلاتے ہیں:
(a) قدرتی مسائل (b) ماحولیاتی مسائل ✓
(c) مصنوعی مسائل (d) انسانی مسائل

3- ماحولیاتی آلودگی کی اقسام ہیں:
(a) 2 (b) 3 ✓ (c) 4 (d) 5

4- ہوا میں نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافہ کہلاتا ہے:
(a) آبی آلودگی (b) ہوائی آلودگی ✓
(c) زمینی آلودگی (d) ماحولیاتی آلودگی

5- سموگ قسم ہے:
(a) آبی آلودگی کی (b) ہوائی آلودگی کی ✓
(c) زمینی آلودگی کی (d) نباتاتی آلودگی کی

6- پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا کہلاتا ہے:
(a) آبی آلودگی ✓ (b) زمینی آلودگی
(c) فضائی آلودگی (d) ماحولیاتی آلودگی

اہم مختصر سوالات

1- ماحول سے کیا مراد ہے؟
جواب: "ماحول سے مراد کسی جاندار کے اردگرد کا وہ علاقہ جو اس جاندار کی زندگی اور اس کی سرگرمیوں کو متاثر کرے۔"

2- ماحول انسانی زندگی پر کیسے اثر ڈالتا ہے؟
جواب: ماحول جس میں طبعی خدوخال، آب و ہوا، مٹی اور قدرتی نباتات وغیرہ شامل ہیں، انسانی زندگی پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

3- ماحول انسان کی کن سرگرمیوں کو متاثر کرتا ہے؟
جواب: ماحول انسان کی وہ تمام سرگرمیاں جو وہ کسی علاقے میں سرانجام دیتا ہے چاہے معاشی ہوں یا سیاسی، سماجی ہوں یا مذہبی، معاشرتی ہوں یا اقتصادی اور قدرتی ان سرگرمیوں پر اپنا اثر چھوڑتا ہے۔

4- ماحولیاتی مسائل سے کیا مراد ہے؟
جواب: ماحولیاتی مسائل سے مراد وہ تمام مسائل ہیں جو ماحول کے ناموافق یا غیر موزوں ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے نہ صرف انسانی زندگی بلکہ حیوانی، نباتاتی اور آبی زندگی کو نقصان پہنچتا ہے۔

5- ماحول کو کن عوامل نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا؟
جواب: موجودہ دور میں جہاں سائنسی ترقی نے انسان کے لیے بے پناہ سہولیات مہیا کی ہیں اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے عوامل بھی پیدا کیے جن کی وجہ سے ماحول کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان تمام میں سب سے اہم ماحولیاتی آلودگی ہے۔

6- ماحولیاتی آلودگی کی تین اقسام لکھیں۔
جواب: ہوائی آلودگی، زمینی آلودگی، آبی آلودگی

7- ہوائی آلودگی سے کیا مراد ہے؟
جواب: ہوائی آلودگی سے مراد ہوا میں نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہے، مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ اور سلفر آکسائیڈ وغیرہ۔

8- گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟
جواب: فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوا میں نقصان دہ گیسوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے مثلاً اوزون کی تہہ کا ختم ہونا اور زمینی درجہ حرارت کا بڑھنا (جسے گلوبل وارمنگ کہتے ہیں)۔

9- ہوائی آلودگی کے باعث کون کون سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں؟
جواب: ہوائی آلودگی کے باعث مختلف خطرناک بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں مثلاً پھیپھڑوں کا سرطان، اور مختلف جلدی بیماریاں وغیرہ۔

10- آبی آلودگی سے کیا مراد ہے؟
جواب: آبی آلودگی سے مراد پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا ہے۔

taleemcity.com

11- زمینی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمینی آلودگی سے مراد سطح زمین پر گھریلو کوڑا کرکٹ، فیکٹریوں اور ہسپتالوں کے زہریلے مواد کا پھیلاؤ ہے جس سے نہ صرف زمین کی خوبصورتی کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ یہ ماحول کو خراب کرنے کا بھی باعث بنتی ہے۔

جنگلات کا کٹاؤ، سیم و تھور

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- ملک کی ترقی کے لیے اس کے کل رقبہ کا کتنے فیصد جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے:
(a) 10% (b) 15%
(c) 20% (d) 25%✓

2- کرۂ ارض پر آکسیجن مہیا کرنے کا واحد ذریعہ ہے:
(a) میدان (b) جنگلات ✓
(c) کھیت (d) پرندے

3- پاکستان میں جنگلات ہیں:
(a) 3% (b) 5%✓
(c) 7% (d) 9%

4- پاکستان ایک ملک ہے:
(a) صنعتی (b) زرعی ✓
(c) تعلیمی (d) تفریحی

5- پاکستان کی زراعت کا زیادہ تر انحصار ہے:
(a) دریائی آب پاشی پر (b) نہری آب پاشی پر ✓
(c) سمندری آب پاشی پر (d) ٹیوب ویل آب پاشی پر

6- جس علاقے میں پانی کی سطح 5.1 میٹر رہ جائے اور بنجر ہو جائے، اُسے کہتے ہیں:
(a) کلر (b) سیم
(c) تھور ✓ (d) بنجر

7- سیم و تھور والی زمینوں میں سوڈیم اور حل پذیر نمکیات دونوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے، یہ حالت کہلاتی ہے:
(a) سیم (b) کلر ✓
(c) تھور (d) صحرا

8- زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہو کر دلدل بن جاتی ہے، اسے کہتے ہیں:
(a) کٹاؤ (b) تھو
(c) بنجر (d) سیم ✓

9- درسی کتاب کے مطابق زرعی زمینوں کو کتنے طریقوں سے قابل کاشت بنایا جاتا ہے:
(a) 2 (b) 3✓
(c) 5 (d) 7

اہم مختصر سوالات

1- جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات لکھیں۔

جواب: (i) جنگلات کرۂ ارض پر آکسیجن مہیا کرنے کا واحد ذریعہ ہیں ان کی بے دریغ کٹائی سے آکسیجن کی پیداوار میں کمی ہو رہی ہے۔

(ii) فضا میں نقصان دہ گیسوں مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں کافی اضافہ ہو رہا ہے جس سے نہ صرف ماحول خراب ہو رہا ہے بلکہ زمین کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آتی ہے۔

2- جنگلات کی کمی نے زراعت کو کیسے متاثر کیا؟

جواب: جنگلات کی کمی کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں مثلاً بارشوں میں کمی یا زیادتی، سیلاب کا آنا، بارشوں کے وقت میں تبدیلی وغیرہ شامل ہے جس سے ہمارا زراعت کا شعبہ بُری طرح متاثر ہو رہا ہے۔

3- ماحولیاتی تبدیلیوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

جواب: ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ نہ صرف موجودہ درختوں کی حفاظت کریں بلکہ مزید جنگلات لگائے جائیں تاکہ ماحولیاتی تبدیلیوں سے بچا جا سکے۔

4- جنگلات کی کٹائی سے جنگلی حیات کیسے متاثر ہوئی؟

جواب: جنگلات کی کٹائی سے جنگلی حیات کو بھی نقصان ہو رہا ہے اور ان کی قدرتی قیام گاہوں کے خاتمے سے ان کی کئی اقسام ختم ہوتی جا رہی ہیں۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- پاکستان کے میدانی علاقے میں موسم گرما میں اوسط درجہ حرارت رہتا ہے:
(الف) 20 ڈگری سینٹی گریڈ (ب) 30 ڈگری سینٹی گریڈ
(ج) 40 ڈگری سینٹی گریڈ ✓ (د) 50 ڈگری سینٹی گریڈ

2- پاکستان کا کل رقبہ ہے:
(الف) 670,570 (ب) 796,096✓
(ج) 755,096 (د) 790,65

3- کے۔ٹو پہاڑ واقع ہے:
(الف) کوہ ہمالیہ میں (ب) کوہ قراقرم میں ✓
(ج) کوہ سفید میں (د) کوہ ہندوکش میں

4- کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے اس کے کل رقبہ کا جتنا حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے:
(الف) 15 فیصد (ب) 25 فیصد ✓
(ج) 35 فیصد (د) 45 فیصد

taleemcity.com

5- نانگا پربت کی بلندی ہے:

(الف) 7690 میٹر (ب) 8126 میٹر ✓

(ج) 8792 میٹر (د) 6790 میٹر

6- کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے، اس کی وجہ شہرت ہے:

(الف) زراعت (ب) کان کنی

(ج) صنعت ✓ (د) گلہ بانی

2- خالی جگہ پر کریں۔

1- پاکستان کے شمال میں ______ واقع ہے۔

2- سیاچن ______ زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ______ کے ہیں۔

3- دریائے ______ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے۔

4- پاکستان کے صرف ______ فیصد حصے پر جنگلات موجود ہیں۔

5- سموگ (smog) دُھند اور ______ کا آمیزہ ہے۔

جوابات				
چین	بلتی، جنگلی گلاب	سندھ	پانچ	دھوئیں

3- مختصر جوابات دیں۔

1- محل وقوع کی تعریف کریں۔

جواب: محل وقوع: کسی ملک کا محل وقوع اس کی جغرافیائی پوزیشن یا حدود کو ظاہر کرتا ہے۔ پاکستان جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے 24 درجے سے 37° درجے عرض بلد شمالی اور 60° درجے سے 77° درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔

2- پاکستان کے چار قدرتی خطوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کے چار قدرتی خطوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1- میدانی خطہ 2- صحرائی خطہ

3- ساحلی خطہ 4- خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ

3- سیم و تھور کا مفہوم لکھیں۔

جواب: جب کسی علاقے میں پانی کی سطح 5.1 میٹر تک رہ جائے تو زمین میں موجود نمکیات پانی کے ساتھ سطح زمین پر آجاتے ہیں۔ پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے اور نمکیات سطح زمین پر رہ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی اور بنجر ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال کو تھور کا نام دیا جاتا ہے۔

4- جنگلات کے دو فوائد بیان کریں۔

جواب: جنگلات کے دو فوائد درج ذیل ہیں۔

1- جنگلات ہمیں آکسیجن مہیا کرتے ہیں اور فضائی آلودگی میں کمی لاتے ہیں۔

2- جنگلات سے ہم پھل اور لکڑی حاصل کرتے ہیں۔

5- پاکستان میں پائے جانے والے تین گلیشیرز کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں پائے جانے والے تین گلیشیرز درج ذیل ہیں۔

1- سیاچن گلیشیر 2- بالتورو گلیشیر 3- بتورا گلیشیر

6- پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے دو طریقے بیان کریں۔

جواب: پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے دو طریقے درج ذیل ہیں۔

1- پانی کی آلودگی سے بچنے کے لیے فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کرنا چاہیے۔

2- آلودہ پانی، کوڑا کرکٹ اور کسی بھی قسم کی دوسری گندگی کو ندی نالوں، دریاؤں اور سمندر میں نہیں ڈالنا چاہیے۔

7- صحرا زدگی (Desertification) کی تعریف کریں۔

جواب: انسانی سرگرمیاں، جانوروں کا چرنا، جنگلات سے درختوں کا کٹاؤ اور اپنی ضروریات کے لیے زمین میں بار بار ایک ہی فصل اُگانا، یہ سب مل کر زمین بنجر بناتے ہیں۔ اس سے زمین کی زرخیزی قائم نہیں رہتی اور وہ ناقابل کاشت ہو جاتی ہے۔ اس سارے عمل کو جس میں ہم زمین کو ناکارہ بناتے ہیں، زمین کا صحرا تبدیل ہونا (Desertification) کہلاتا ہے۔

8- پاکستان میں نہروں کی اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں نہروں کی اقسام یہ ہیں۔

1- طغیانی یا سیلابی نہریں 2- دوامی نہریں

3- غیر دوامی نہریں 3- رابطہ نہریں

9- زمینی درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے کس قسم کی موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں؟

جواب: زمین کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسمیاتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں مثلاً بارشوں میں کمی یا زیادتی، سیلاب کا آنا، بارشوں کے وقت کی تبدیلی وغیرہ شامل ہے جس سے ہمارا زراعت کا شعبہ بُری طرح سے متاثر ہو رہا ہے۔

10- جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات لکھیں۔

جواب: جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات یہ ہیں۔

1- فضائی آلودگی میں اضافہ 2- جنگلی حیات کا نقصان

4- کالم الف اور کالم ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
چین-پاکستان	کوہ ہندوکش	اقتصادی راہداری منصوبہ
ترچ میر	کاربن ڈائی اکسائیڈ، سلفر	کوہ ہندوکش
ہوا کی آلودگی	اقتصادی راہداری منصوبہ	کاربن ڈائی اکسائیڈ، سلفر
گوادر	منگلا ڈیم	بلوچستان
دریائے جہلم	بلوچستان	منگلا ڈیم

5- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

1- پاکستان کا محل وقوع اور اس کی اہمیت تفصیل سے بیان کریں۔

جواب:

پاکستان کا محل وقوع (Location of Pakistan)

پاکستان براعظم ایشیا میں واقع ہے۔ یہ جنوبی ایشیا کا ایک اہم ملک ہے۔ پاکستان کا کل رقبہ 796,096 مربع کلومیٹر ہے، جو دنیا کے کل رقبے کا 0.67 فیصد ہے۔ پاکستان کا تقریباً 58 فیصد رقبہ پہاڑوں اور سطوح مرتفع پر مشتمل ہے جبکہ تقریباً 42 فیصد رقبہ میدانوں اور ریگستانوں پر پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان ایک وسیع و عریض ملک ہے جو جنوب میں بحیرۂ عرب کے ساحلوں اور دریائے سندھ کے ڈیلٹائی میدان سے شمال کے بلند و بالا پہاڑی سلسلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ جنوب مشرقی حصہ دریائی میدانوں سے گھرا ہوا ہے جبکہ مغربی اور وسطی حصہ کئی پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی آب و ہوا میں موسمی فرق بہت نمایاں ہے۔

پاکستان اس لحاظ سے ایک خوش قسمت ملک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک موزوں طبعی ماحول سے نوازا ہے۔ طبعی ماحول کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی، معاشرتی، سماجی اور دوسری سرگرمیوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ طبعی ماحول سے مراد ہم محل وقوع، طبعی خدوخال اور آب و ہوا وغیرہ لیتے ہیں۔ جغرافیائی محل وقوع کے لحاظ سے پاکستان 24 سے 37 درجے عرض بلد شمالی اور 61 سے 77 درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان کے شمال میں چین، مغرب کی جانب افغانستان اور ایران، مشرق کی سمت بھارت اور جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔

محل وقوع کی اہمیت (Importance of Location)

پاکستان کو اپنے وقوع کے اعتبار سے دنیا میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ پاکستان مشرق اور مغرب کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔

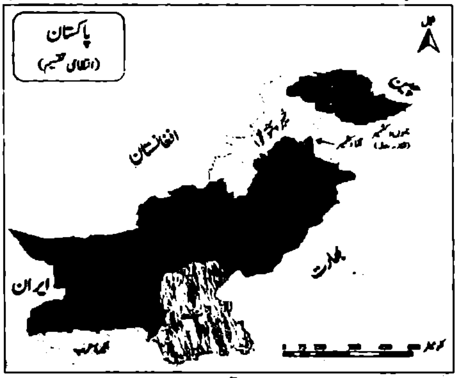

1- پاکستان کے شمال میں چین واقع ہے جو دنیا کے نقشے پر ایک اہم معاشی طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ چین نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا اور پاکستان بھی چین کی دوستی پر فخر کرتا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے سمیت پاکستان میں کئی ترقیاتی منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ ان منصوبوں سے دونوں ممالک کے درمیان صنعتی، معاشی اور سماجی تعلقات مزید مستحکم ہو رہے ہیں۔ اور اس خطے کی ترقی و خوشحالی کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔

2- پاکستان کے شمال مغرب کی سمت وسطی ایشیائی اسلامی ممالک (قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان) واقع ہیں۔ یہ ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں اور قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ پاکستان کے ان اسلامی ریاستوں سے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان واحد ملک ہے جو وسطی ایشیائی ریاستوں کو قریب ترین بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

3- پاکستان کے مغرب کی جانب افغانستان اور ایران واقع ہیں۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ ان ممالک کے ساتھ بھی پاکستان کے برادرانہ تعلقات قائم ہیں۔

4- پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان جموں و کشمیر اور کئی دوسرے مسائل پر کشیدگی موجود ہے لیکن ان مسائل کے حل کے بعد دونوں ممالک میں تعاون کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

5- پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے جو بحر ہند کا حصہ ہے۔ مغرب اور مشرق کے درمیان تجارت زیادہ تر بحر ہند کے راستے سے ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک اہم تجارتی شاہراہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان بحیرۂ عرب کے راستے خلیج فارس سے ملحقہ مسلم ممالک سے ملا ہوا ہے۔ یہ تمام خلیجی ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ خلیج فارس کی بنا پر بحر ہند ہمیشہ سے بڑی طاقتوں کے درمیان توجہ کا مرکز رہا ہے۔ کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

6- اس کے علاوہ پاکستان کے خوشگوار تعلقات بحر ہند کے راستے کئی ممالک کے ساتھ قائم ہیں۔ ان میں جنوب مشرقی ایشیائی مسلم ممالک (انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی دارالسلام) جنوبی ایشیائی مسلم ممالک (بنگلہ دیش، مالدیپ) اور سری لنکا شامل ہیں۔

3- پاکستان کی آب و ہوا کے خطے اور انسانی زندگی پر اثرات کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب:

پاکستان کی آب و ہوا (Climate of Pakistan)

کسی ملک یا علاقے کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا مطالعہ آب و ہوا کہلاتا ہے۔ موسمی کیفیات سے مراد درجہ حرارت، بارش، ہوا کا دباؤ اور نمی وغیرہ ہیں۔

پاکستان کو آب و ہوا کے لحاظ سے مندرجہ ذیل خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1- نیم حاری بری بلند آب و ہوا کا خطہ

2- نیم حاری بری سطح مرتفع کی آب و ہوا کا خطہ

3- نیم حاری برّی میدانی آب وہوا کا خطہ

4- حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ

1- نیم حاری برّی بلند آب وہوا کا خطہ

(Sub-Tropical Continental Highland)

آب وہوا کے اس خطہ میں پاکستان کے شمالی بلند پہاڑی علاقے (بیرونی، وسطی کوہ ہمالیہ) شمال مغربی پہاڑی سلسلے (چترال، سوات اور دیر وغیرہ) مغربی پہاڑی سلسلے (وزیرستان، ژوب اور لورالائی) اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے (کوئٹہ، ساراوان، وسطی مکران اور جالیوان) شامل ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا موسم سرما سرد ترین ہوتی ہے۔ عموماً برف باری ہوتی ہے۔ موسم گرما ٹھنڈا ہوتا ہے جبکہ موسم بہار میں بارشیں ہوتی ہیں۔

اس خطہ کے کچھ علاقوں مثلاً بیرونی ہمالیہ، مری اور ہزارہ میں قریباً سارا سال بارشیں ہوتی ہیں۔ زیادہ تر بارشیں موسم گرما کے آخر میں ہوتی ہے۔

2- نیم حاری برّی سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ

(Sub-Tropical Continental Plateau)

آب وہوا کے اس خطہ میں زیادہ تر بلوچستان کا علاقہ آتا ہے۔ مئی سے وسط ستمبر تک گرم اور گرد آلود ہوائیں مسلسل چلتی رہتی ہیں۔ سبی اور جیکب آباد اسی خطہ میں واقع ہیں۔ جنوری اور فروری کے مہینوں میں کچھ بارشیں ہوتی ہیں۔ موسم شدید گرم، خشک اور گرد آلود ہوائیں اس خطے کی اہم خصوصیات ہیں۔

3- نیم حاری برّی میدانی آب وہوا کا خطہ

(Sub-Tropical Continental Lowland)

آب وہوا کے اس خطہ میں دریائے سندھ کا بالائی (صوبہ پنجاب) اور زیریں میدان (صوبہ سندھ) شامل ہیں۔ اس خطے کی آب وہوا میں موسم گرما میں زیادہ درجہ حرارت رہتا ہے اور موسم گرما کے آخر میں مون سون ہواؤں سے شمالی پنجاب میں زیادہ بارشیں ہوتی ہیں جبکہ میدانی علاقوں میں بارشیں کم ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں بھی بارش کی یہی صورت حال رہتی ہے۔ تھل اور جنوب مشرقی صحرا خشک ترین علاقے ہیں یعنی بارش بہت کم ہوتی ہے۔ پشاور کے میدانی علاقوں میں تیز ہوائیں، بارش اور طوفان آتے ہیں۔ پشاور میں موسم گرما میں گرد کے طوفان اکثر چلتے ہیں۔

4- حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ (Tropical Coastaland)

آب وہوا کے اس خطہ میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔ سالانہ اور روزانہ کے درجہ حرارت میں بہت کم فرق آتا ہے۔ موسم گرما کے دوران سمندر سے ہوائیں چلتی ہیں۔ ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔ سالانہ اوسط درجہ حرارت قریباً 32 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ مئی اور جون گرم ترین مہینے ہیں۔ لسبیلہ کے ساحلی میدان میں بارشیں موسم گرما اور سرما دونوں موسموں میں ہوتی ہیں۔

آب وہوا کے انسانی زندگی پر اثرات

(Impacts of Climate on Human Life)

☆ آب وہوا کا انسانی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ آب وہوا کسی مقام یا علاقے میں موجود انسانوں کے روزمرہ کاموں پر اثر رکھتی ہے۔ کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی، معاشرتی، سماجی، سیاسی، تجارتی سمیت تمام سرگرمیوں کا انحصار کافی حد تک آب وہوا پر ہے۔ سرد علاقوں کے لوگوں کا لباس، رہائش اور خوراک وغیرہ گرم علاقوں کے لوگوں سے کافی حد تک مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح ملکی سطح پر تجارتی، معاشی غرضیکہ تمام سرگرمیاں مختلف ہوتی ہے۔

☆ پاکستان کے شمالی و شمال مغربی علاقے پہاڑی سلسلوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ علاقے سطح سمندر سے کئی ہزار میٹر بلند ہیں۔ جیسے جیسے ہم سطح سمندر سے بلندی کی طرف جاتے ہیں، درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں سرد ترین یعنی نقطہ انجماد (0 درجے سیلسیس) سے گر جاتا ہے۔ زیادہ تر برف باری ہوتی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی تمام سرگرمیاں موسم سرما میں قریباً محدود ہو جاتی ہیں۔ لوگ موسم سرما کے شروع ہونے سے پہلے خوراک اور دیگر ضروری اشیا ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ لوگوں کی سرگرمیوں میں گھریلو دستکاری بہت اہم ہے۔ بعض لوگ اپنے مویشیوں کو پہاڑی علاقوں سے میدانی علاقوں کی طرف منتقل کر لیتے ہیں کیونکہ برف باری کی وجہ سے چراگاہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ موسم گرما میں یہ علاقے سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ برف پگھلنے سے ندی نالے رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والے لوگ اپنے مویشیوں کو لے کر دوبارہ ان علاقوں کا رُخ کرتے ہیں۔ موسم گرما میں کاشت کاری لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ مختلف اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا معاشی و تجارتی سرگرمیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

☆ پہاڑی علاقے نسبتاً کم گنجان آباد ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں معدنیات کے ذخائر بھی ملتے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ ان علاقوں کی آب وہوا اچھی ہونے کی وجہ سے سیاحت کو بہت ترقی ملی ہے۔

☆ پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب وہوا شدت پائی جاتی ہے یعنی موسم گرما گرم اور اور موسم سرما سرد ہوتا ہے۔ یہ آب وہوا مختلف اقسام کی فصلوں، سبزیوں اور پھلوں کے لیے بہت موزوں ہے۔ میدانی علاقے کیونکہ دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنے ہیں لہٰذا بہت زرخیز ہیں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار زراعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں پر ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی معاشی حالت نسبتاً بہتر ہے۔

☆ لوگوں کے رہن سہن، خوراک اور لباس وغیرہ پر آب و ہوا کا گہرا اثر ہے۔ میدانی علاقوں میں بارش کی کمی کو مصنوعی آبپاشی کے نظام کے ذریعے پورا کیا گیا ہے۔ یہ گنجان آباد علاقہ ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ آبادی اسی علاقے میں ہے۔ ذرائع آمد ورفت اور نقل وحمل بہتر ہیں اور لوگوں کو ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں۔

☆ پاکستان میں صحرائی علاقوں کی آب و ہوا بہت گرم اور خشک ہے۔ دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت فرق ہے۔ موسم گرما میں دن کے وقت لو چلتی ہے۔ گرد آلود آندھیاں چلتی ہیں۔ پنجاب کا جنوبی اور صوبہ سندھ کا شمالی و جنوبی علاقہ خاص طور پر ریگستانی خصوصیت رکھتا ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کی زندگی انتہائی سخت ہے۔ بارش کم ہوتی ہے اس لیے پینے کے لیے پانی دور دور سے لانا پڑتا ہے۔ جن علاقوں میں نہریں پانی کی فراہمی کا ذریعہ ہیں وہاں زندگی قدرے بہتر گزرتی ہے۔ بھیڑ بکریاں پالنا ان علاقوں کے لوگوں کا سب سے اہم ذریعہ معاش ہے۔

☆ پاکستان میں سطح مرتفع بلوچستان کی آب و ہوا موسم گرما میں گرم ترین اور موسم سرما میں سرد ترین ہوتی ہے۔ موسم سرما میں بعض بلند مقامات پر برف باری ہوتی ہے۔ یہ پاکستان کا خشک ترین علاقہ ہے۔ موسم سرما کی برف باری اس علاقے میں پانی کے ذخیروں کی دستیابی کا اہم ذریعہ ہے۔ موسم گرما میں نشیبی علاقے اور چھوٹے دریاؤں میں پانی جمع ہو جاتا ہے لہٰذا یہاں جھیلیں اور موسمی ندی نالے موجود ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں "کاریز" کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے۔ بلوچستان میں درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ زمین دوز نالیاں بہت اہم ہیں جن سے پانی بخارات بن کر نہیں اڑ سکتا جس کی وجہ سے اس علاقے میں کاشتکاری شروع ہوگئی ہے۔

☆ یہاں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دار و مدار بھیڑ بکریاں اور مویشی پالنے پر ہے۔ یہ علاقہ پھلوں کی پیداوار اور معدنی وسائل کی دولت سے مالا مال ہے۔ لوگوں کا ذریعہ معاش مقامی وسائل کی دستیابی پر ہے۔

4- پاکستان کے تناظر میں آج ہمیں جن ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے، ان میں سیم و تھور اور جنگلات کی کٹائی کی وضاحت کریں۔

جواب:

سیم و تھور (Salinity and Waterlogging)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ہماری زراعت کا زیادہ تر انحصار نہری آب پاشی پر ہے۔ جہاں ایک طرف نہری نظام کی وجہ سے ہماری زراعت ترقی کر رہی ہے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وہاں نہری آب پاشی کے نظام کی وجہ سے ہماری زرعی زمینیں متاثر ہو رہی ہیں۔ نہری پانی کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب کسی علاقے میں پانی کی سطح 5.1 میٹر تک رہ جاتی ہے تو زمین میں موجود نمکیات پانی کے ساتھ سطح زمین پر آ جاتے ہیں۔ پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے اور نمکیات سطح زمین پر رہ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی اور بنجر ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال کو تھور کا نام دیا جاتا ہے۔

سیم و تھور والی زمینوں میں سوڈیم اور حل پذیر نمکیات دونوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے، یہ حالت کلر کہلاتی ہے۔ کلر سے متاثرہ زمین میں گھاس کی اقسام مثلاً گھاس، برمودا گھاس، سڈان گھاس وغیرہ اور چارہ جات مثلاً جنتر، برسیم، لوسرن، باجرہ وغیرہ کاشت کر کے زمین کو قابل کاشت بنانے کے ساتھ ساتھ اس سے اچھی پیداوار بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

بعض اوقات زیر زمین پانی کی سطح مزید بلند ہو جاتی ہے اور پانی کے مساموں سے گزر کر زیادہ مقدار میں سطح زمین پر آ جاتا ہے۔ اور زمین دلدل بن جاتی ہے۔ اس کو سیم کا نام دیا جاتا ہے اور اس حالت میں بھی زمین بنجر ہو جاتی ہے اور کاشت کے قابل نہیں رہتی۔ پاکستان میں کافی زرعی زمینیں سیم اور تھور کا شکار ہو کر اپنی پیداواری صلاحیت کھو چکی ہیں۔ ان زرعی زمینوں کو مندرجہ ذیل طریقوں سے دوبارہ قابل کاشت بنایا جا رہا ہے۔

1- تھور کا شکار زمینوں میں کلر گھاس لگائی جا رہی ہے جس سے زمین کو قابل کاشت بنایا جا رہا ہے۔

2- پاکستان میں نہری پانی کے ضیاع کو روکنے اور سیم سے بچانے کے لیے کھالوں، راجباہوں اور نہروں کو پختہ کیا جا رہا ہے۔ بھل صفائی کے ساتھ ساتھ کھالوں اور نہروں کو پختہ کرنے کے پروگرام بھی شروع کیے گئے ہیں۔ اس سے دوہرا فائدہ ہے۔ ایک تو پانی کا ضیاع کم ہوتا ہے اور آبپاشی کے لیے زیادہ پانی دستیاب ہوتا ہے۔

3- سیم و تھور زدہ علاقوں میں ایسے درخت لگائے جا رہے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پانی جڑوں کے ذریعے جذب کر کے فضا میں پہنچا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے سفیدہ اور پاپلر کے درخت لگائے جا رہے ہیں۔

جنگلات کا کٹاؤ (Deforestation)

کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے اس کے کل رقبہ کا 25 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے لیکن پاکستا کے صرف پانچ فی صد حصے سے کم رقبے پر جنگلات موجود ہیں۔ مزید یہ کہ موجودہ جنگلات کو بُری طرح کاٹا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال نہ صرف ہماری معیشت کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ ہمارے ماحول کو بھی بُری طرح نقصان پہنچا رہی ہے۔

جنگلات کرۂ ارض پر آکسیجن مہیا کرنے کا واحد ذریعہ ہیں ان کی بے دریغ کٹائی سے آکسیجن کی پیداوار میں کمی ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ فضا میں نقصان دہ گیسوں مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہو رہے جس

سے نہ صرف ماحول خراب ہو رہا ہے بلکہ زمین کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسمیاتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں مثلاً بارشوں میں کمی یا زیادتی، سیلاب کا آنا، بارشوں کے وقت میں تبدیلی وغیرہ شامل ہے جس سے ہمارا زراعت کا شعبہ بُری طرح سے متاثر ہو رہا ہے۔

ان سب کی بڑی وجہ جنگلات کی کٹائی ہے۔ لہٰذا ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ نہ صرف موجودہ درختوں کی حفاظت کریں بلکہ مزید جنگلات لگائے جائیں تاکہ ماحولیاتی تبدیلیوں سے بچا جا سکے۔ جنگلات کی کٹائی سے جنگلی حیات کو بھی نقصان ہو رہا ہے اور ان کی قدرتی قیام گاہوں کے خاتمے سے ان کی کئی اقسام ختم ہوتی جا رہی ہیں۔

6- آلودگی سے کیا مراد ہے؟ یہ کس طرح ہمارے ماحول کو آلودہ کر رہی ہے؟

جواب:

آلودگی (Pollution)

موجودہ دور میں جہاں سائنسی ترقی نے انسان کے لیے بے پناہ سہولیات کی ہیں اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے عوامل بھی پیدا کیے ہیں جن کی وجہ سے ماحول کی شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان تمام میں سب سے اہم ماحولیاتی آلودگی ہے۔ کسی ایسی چیز کا ماحول میں شامل ہو جانا جو نا صرف انسانوں بلکہ دوسرے جانداروں کے لیے بھی نقصان دہ ہو ماحولیاتی آلودگی کہلاتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کی تین اقسام ہیں۔

(i) ہوائی آلودگی (Air Pollution)

(ii) آبی آلودگی (Water Pollution)

(iii) زمینی آلودگی (Land Pollution)

(i) ہوائی آلودگی (Air Pollution)

ہوائی آلودگی سے مراد ہوا میں نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہے، مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ اور سلفر آکسائیڈ وغیرہ۔ فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوا میں نقصان دہ گیسوں میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے مثلاً اوزون کی تہہ کا ختم ہونا اور زمینی درجہ حرارت کا بڑھنا (جسے گلوبل وارمنگ کہتے ہیں)۔ اس کے علاوہ یہ مختلف خطرناک بیماریوں کا باعث بن رہی ہے مثلاً پھیپھڑوں کا سرطان اور مختلف بیماریاں وغیرہ۔

ہوائی آلودگی کو کم کرنے کے لیے انسانی ترقی میں رکاوٹ نہیں ڈالی جا سکتی لیکن ایسے اقدامات ضرور اٹھائے جا سکتے ہیں جن کے نتیجے میں زہریلی اور نقصان دہ گیسوں کے اخراج میں کمی لائی جا سکے، مثلاً گاڑیوں کے لیے ایسے ایندھن کا استعمال جو کم آلودگی پھیلائیں مثلاً CNG وغیرہ۔ زیادہ سے زیادہ درخت اگائیں۔ اسی طرح کارخانوں اور فیکٹریوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کریں۔ اس کے علاوہ ایسی گیسوں کے استعمال پر پابندی لگانی چاہیے جو ماحول کو نقصان پہنچا رہی ہیں مثلاً کلورو فلورو کاربن گیس کا استعمال کرنا وغیرہ۔

سموگ: سموگ (Smog) ہوا کی آلودگی ہی کی ایک قسم ہے جو کہ دھوئیں اور دھند (Smoke+Fog) کا آمیزہ ہے یہ انسان میں آنکھوں، پھیپھڑوں اور جلدی امراض کا سبب بنتی ہے۔

(ii) آبی آلودگی (Water Pollution)

آبی آلودگی سے مراد پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا ہے۔ فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی میں بے شمار نقصان دہ کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں جو کہ دریاؤں، نہروں اور سمندروں کا حصہ بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ زیرِ زمین پانی بھی مختلف قسم کی کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ جو نہ صرف انسانی زندگی کے لیے خطرناک ہے بلکہ نباتات اور آبی حیات کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ پانی کی آلودگی سے بچنے کے لیے فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کرنا چاہیے اور پھر اسے دریاؤں یا نہروں میں ڈالنا چاہیے۔

(iii) زمینی آلودگی (Land Pollution)

زمینی آلودگی سے مراد سطح زمین پر گھریلو کوڑا کرکٹ اور فیکٹریوں اور ہسپتالوں کے زہریلے مواد کا پھیلاؤ ہے۔ جس سے نہ صرف زمین کی خوبصورتی کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ یہ ماحول کو خراب کرنے کا بھی باعث بنتی ہے۔ زمینی آلودگی کو سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے طریقوں سے ختم کیا جا سکتا ہے، مثلاً زہریلے مواد کو کسی بھی جگہ دبا دیا جائے (یا مخصوص درجہ حرارت کے اندر جلا دیا جائے) اور باقی مواد کو ری سائیکلنگ کے عمل سے گزار کر دوبارہ استعمال کے قابل بنائی جائے۔ اس کے علاوہ کوڑا کرکٹ کو دیسی کھاد بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

7- پاکستان میں جنگلات کی اقسام، اہمیت اور تحفظ پر بحث کریں۔

جواب:

جنگلات (Forests)

پاکستان کی آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے یہاں درج ذیل مختلف اقسام کے جنگلات پائے جاتے ہیں ان کی اقسام درج ذیل ہیں۔

1- پاکستان کے کچھ شمالی مغربی علاقوں میں اوسطاً بارش دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ ان علاقوں میں مری، ایبٹ آباد، مانسہرہ، چترال، سوات اور دیر وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں سد بہار جنگلات پائے جاتے ہیں جن میں دیودار، کیل، پڑتل، صنوبر، شاہ بلوط، اخروٹ اور کاٹھ کے درخت اہم ہیں۔ ان درختوں سے اعلیٰ قسم کی عمارتی لکڑی اور میوہ جات وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

2- پہاڑی دامنی علاقوں میں زیادہ تر پھلاہی، کاہو، جنڈ، بیر، توت اور سنبل کے درخت ملتے ہیں جن میں پشاور، مردان، کوہاٹ، اٹک، راولپنڈی، جہلم اور گجرات کے اضلاع شامل ہیں۔

خط استوا کے قریب دنیا کے گھنے ترین جنگلات پائے جاتے ہیں۔ جنھیں Roof Gardens کہا جاتا ہے۔

taleemcity.com

3- صوبہ بلوچستان میں کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں زیادہ تر خاردار جھاڑیوں کے علاوہ مازو، چلغوزہ، توت، پاپلر کے درخت پائے جاتے ہیں۔

4- میدانی علاقوں میں دریائی وادیوں میں کچھ جنگلات موجود ہیں جن میں شیشم، پاپلر، شہتوت، سنبل، جامن، دھریک اور سفیدے وغیرہ کے درخت ملتے ہیں۔ ان علاقوں میں چھانگا مانگا، چیچہ وطنی، ٹوبہ ٹیک سنگھ، شورکوٹ، بہاولپور، تونسہ، سکھر، کوٹری اور گڈو شامل ہیں۔

جنگلات کی اہمیت (Importance of Forests)

1- شمالی پہاڑی علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے جس سے پہاڑی ڈھلوانوں سے پانی بہتا ہوا دریاؤں میں گرتا ہے۔ جنگلات کا ڈھلوانوں پر ہونا پانی کے تیز بہاؤ میں آڑے آتا ہے جس سے نہ صرف مٹی کا کٹاؤ رک جاتا ہے بلکہ پانی کی رفتار بھی کم ہو جاتی ہے۔

2- پاکستان میں توانائی کے وسائل کم ہیں لہٰذا جنگلات کی لکڑی کوئلہ کی کمی کو دور کرتی ہے اور یہ لکڑی جلانے یا توانائی حاصل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

3- جنگلات سے حاصل کردہ لکڑی، فرنیچر اور دوسری اشیا بنانے کے کام آتی ہے۔ لہٰذا جنگلات ملکی تجارت میں اہمیت رکھتے ہیں۔

4- جنگلات کسی بھی علاقے کی آب و ہوا کو خوشگوار بنا دیتے ہیں۔ درجہ حرارت کی شدت کو کم کر دیتے ہیں۔ جنگلات ماحولیاتی آلودگیوں خصوصاً سموگ (Smog) کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

5- جنگلات کافی حد تک بارش برسانے کا باعث بھی بنتے ہیں کیونکہ ان کی موجودگی سے ہوا میں آبی بخارات کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے جو بارش کا باعث بنتے ہیں۔

6- درخت کی جڑیں مٹی کو آپس میں جکڑے رکھتی ہیں جس سے پانی کے بہاؤ سے زرخیز مٹی اپنی جگہ پر موجود رہتی ہے۔ اس طرح زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہے۔

7- جنگلات کے نہ ہونے سے دریا اپنے ساتھ مٹی اور ریت کی بڑی مقدار بہا لے جاتے ہیں جس سے ہمارے ڈیم اور مصنوعی جھیلیں بھر سکتی ہیں اور ہمارے پن بجلی کے منصوبے تباہ و برباد ہو سکتے ہیں۔

8- درخت سیم و تھور زدہ علاقوں میں بہت کارآمد ہیں کیونکہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیرِ زمین پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

9- جنگلات سے حاصل ہونے والی جڑی بوٹیاں ادویات بنانے میں کام کرتی ہیں۔

10- جنگلات سیاحت کو فروغ دیتے ہیں۔ پاکستان کے بہت سے شمالی اور شمال مغربی پہاڑی مقامات ایسے ہیں جو جنگلات کی وجہ سے صحت افزا ہیں۔

12- جنگلات ہمیں مختلف اقسام کے پھل اور جانوروں کو چارہ مہیا کرتے ہیں۔

13- جنگلات پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لاکھوں افراد کا روزگار جنگلات سے جڑا ہوا ہے۔

14- جنگلات لاخ اور ریشم سازی کی صنعت کا ذریعہ ہیں نیز کھمبیاں، شہد اور ویکس بھی مہیا کرتے ہیں۔

15- جنگلات پلپ (گودا) (Pulp) بنانے اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

تحفظ

حکومت پاکستان نے جنگلات کے اضافے کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ شعبہ جنگلات اس سلسلہ میں سرگرم عمل ہے۔ درخت لگانے کے لیے تمام بڑے بڑے شہروں میں نرسریاں قائم کی گئی ہیں جہاں مناسب قیمت پر پودے دستیاب ہیں۔

باب 4:

خواتین کو بااختیار بنانا

سلیبس: قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار، قیام پاکستان 1947ء سے عہدِ حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات، تشدد اور خواتین پر تشدد کی تعریف، پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات، خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار

کلاس ورک: مشقی سوالات: سوال 1 (مکمل)، سوال 2 (مکمل)

ہوم ورک: مشقی سوالات: سوال 3 (مکمل)، سوال 4 (مکمل)

قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- وہ لفظ جو انسان کو عزت و حرمت سے آگاہ کرتا ہے:

(a) مرد (b) عورت ✓
(c) جوان (d) لڑکی

2- دینِ فطرت ہے:

(a) اسلام ✓ (b) عیسائیت
(c) یہودیت (d) سکھ مت

3- سب انسان اولاد ہیں:

(a) حضرت نوحؑ کی (b) حضرت یعقوبؑ کی
(c) حضرت یوسفؑ کی (d) حضرت آدمؑ کی ✓

taleemcity.com

4- اسلام کی آمد سے پہلے عرب معاشرے میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے کر دیا جاتا تھا:
(a) مزین (b) ذبح
(c) زندہ درگور ✓ (d) یتیم

5- اسلام نے لڑکی کو بنایا ہے:
(a) صداقت (b) جرأت
(c) شجاعت (d) رحمت ✓

6- اسلام نے عورتوں اور مردوں کو حقوق دیے ہیں:
(a) بے شمار (b) کم
(c) مساوی ✓ (d) زیادہ

7- اولاد کی کفالت کی ذمہ داری ہے:
(a) عورت کی ✓ (b) والدہ کی
(c) والد کی (d) دادا کی

8- اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے عورت کو بنایا:
(a) آزاد (b) باوقار ✓
(c) ہوشیار (d) قادر

9- اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر کوہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں:
(a) حضرت ہاجرہ علیہ السلام ✓ (b) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(c) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (d) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

10- حضرت ہاجرہ علیہ السلام کوہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تاکہ خوراک اور پانی مہیا کریں:
(a) حضرت ابراہیمؑ کو (b) حضرت اسماعیلؑ کو ✓
(c) حضرت یوسفؑ کو (d) حضرت یعقوبؑ کو

11- خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی پہلی زوجہ ہیں:
(a) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✓ (b) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(c) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (d) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

12- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تجارتی مرکز تھا:
(a) مدینہ میں (b) مکہ میں ✓
(c) طائف میں (d) شام میں

اہم مختصر سوالات

1- اسلام کیسا دین ہے؟
جواب: اسلام دین فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں۔

2- عورت اور مرد کی تعریف کے سلسلے میں دو سطریں لکھیں۔
جواب: سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں۔

3- عورت کے مقام و مرتبہ کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ترجمہ: "لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اول اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر: 1)

4- عورت سے کیا مراد ہے؟
جواب: عورت وہ لفظ ہے جو انسان کو عزت و حرمت سے آگاہ کرتا ہے اور جس کے وجود سے کائنات میں رنگ ہے۔

5- کون سے مذاہب نسوانی تشدد کی مذمت کرتے ہیں؟
جواب: تمام مذاہب بشمول اسلام ہر قسم کے نسوانی تشدد کی مذمت کرتے ہیں۔

6- اسلام میں خواتین کو کون سی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔
جواب: اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپ دیں۔

7- قبل از اسلام عرب معاشرے میں بچیوں کو کیا حیثیت حاصل تھی؟
جواب: عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

8- اولاد کی کفالت کی ذمہ داری کس کی ہے؟
جواب: اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کہا کہ وہ اولاد کی کفالت کرے۔ یہ ذمہ داری والد کی ہے۔

9- وراثت میں عورت کو کیا حقوق ملے؟
جواب: ماں، بہن بیٹی، بیوی کی شکل میں اسلام نے ہر رشتے سے عورت کا ترکے میں حصہ رکھا ہے۔

10- اسلام میں عمل اور اجر کے لحاظ سے مرد و عورت کے مساوی ہونے پر قرآن مجید کی دو آیات کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: اسلام میں عمل اور اجر میں مرد و عورت مساوی ہیں چنانچہ قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:
ترجمہ: "مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے۔ اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔" (سورۃ النساء آیت نمبر: 32)
مزید فرمایا:
ترجمہ: "اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت جب کہ وہ صاحب ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر: 124)

11- عورت کے حقوق سے متعلق دو احادیث تحریر کریں۔
جواب: "جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔" (سنن الترمذی، کتاب: نیکی اور صلہ رحمی، حدیث نمبر: 1913)
خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

taleemcity.com

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو"
دوسری جگہ فرمایا: "تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا۔" (سنن الترمذی، کتاب: نیکی اور صلہ رحمی، حدیث نمبر: 1911)

-12 حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی تجارت کا مختصر احوال بیان کریں۔
جواب: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا جزیرہ نماعرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

-13 بعثت کے بعد خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرتی اصلاحات کے لیے جدوجہد کے سلسلے میں کس بات پر زور دیا؟
جواب: بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی اصلاحات کے لیے جدوجہد کے سلسلے کا اہم پہلو دنیا اور عرب کے مظلوم اور محکوم طبقات خصوصاً خواتین، خدام اور یتیموں کو بنیادی حقوق مہیا کرنا ہے۔

-14 اہل بیعت رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی مثالیں مسلم خواتین کی کیسے رہنمائی کرتی ہیں؟
جواب: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا نامور خواتین کی وہ زندہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل کی گھڑیوں میں مسلم خواتین کی رہنمائی کرتی رہیں۔

-15 اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مرد اور عورت کا بحیثیت انسان رتبہ کیا ہے؟
جواب: دنیا اور آخرت دونوں میں بحیثیت انسان، مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ ان کو آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی، جو انھوں نے اس دنیا میں سرانجام دیے ہوں گے۔

تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

اہم کثیر الانتخابی سوالات

-1 قائداعظم کی ہمشیرہ کا نام تھا:
(a) فاطمہ صغریٰ (b) فاطمہ جناح ✓
(c) فاطمہ کبریٰ (d) فاطمہ بیگم

-2 سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرایا:
(a) شمشاد اختر نے (b) شائستہ بیگم نے
(c) فاطمہ جناح نے (d) فاطمہ صغریٰ نے ✓

-3 تحریک پاکستان کے وقت فاطمہ صغریٰ کی عمر تھی:
(a) 14 سال ✓ (b) 15 سال
(c) 16 سال (d) 17 سال

-4 مسلم گرلز فیڈریشن کی روح رواں تھیں:
(a) بیگم محمد علی جوہر (b) بیگم شائستہ اکرام ✓
(c) بیگم فرخ حسین (d) فاطمہ صغریٰ

-5 قیام پاکستان کے بعد سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں:
(a) بیگم نصرت (b) فاطمہ جناح
(c) فاطمہ صغریٰ (d) بیگم رعنا لیاقت علی ✓

-6 لیڈی نصرت ہارون نے کس تحریک میں حصہ لیا؟
(a) تحریک خلافت ✓ (b) تحریک نسواں
(c) تحریک عدم تعاون (d) تحریکِ آزادی

اہم مختصر سوالات

-1 تحریک پاکستان میں محترمہ فاطمہ جناح کا کردار لکھیں۔
جواب: قائداعظم کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم کے قدم بہ قدم ساتھ رہیں اور مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی وہ متحرک ممبر تھی۔

-2 فاطمہ صغریٰ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ تحریک پاکستان کی فعال رکن تھیں اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

-3 بیگم شائستہ اکرام اللہ کا کردار تحریر کریں۔
جواب: بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھیں اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

-4 تحریکِ پاکستان میں بیگم مولانا محمد علی جوہر کا کردار تحریر کریں۔
جواب: تحریکِ پاکستان کی رہنما بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی خوشدامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے نہ صرف خواتین بلکہ مردوں میں بھی سیاسی شعور بیدار کیا۔

-5 بیگم جہاں آرا کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبال کے گہرے دوست بیرسٹر شاہ نوازل کی اہلیہ تھیں۔ 1930 میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

6- تحریکِ پاکستان میں لیڈی نصرت ہارون کا کردار لکھیں۔

جواب: لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریکِ خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مختصراً تحریکِ پاکستان میں خواتین نے کئی رکاوٹوں کے باوجود اہم کردار نبھائے۔

قیامِ پاکستان 1947ء سے عہدِ حاضر تک قومی خواتین کی خدمات

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان کی وزیرِ اعظم بنیں:
(a) 1 مرتبہ (b) 2 مرتبہ ✓ (c) 3 مرتبہ (d) 4 مرتبہ

2- ارفع کریم لڑکی تھی:
(a) لاہور کی (b) فیصل آباد کی ✓ (c) چنیوٹ کی (d) جھمرہ کی

3- ارفع کریم نے کس ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا؟
(a) کمپیوٹر میں ✓ (b) فلکیات میں (c) بیالوجی میں (d) زوالوجی میں

4- سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں:
(a) فاطمہ صغریٰ (b) بے نظیر بھٹو (c) شمشاد اختر ✓ (d) ارفع کریم

5- حکومت پاکستان نے بلقیس ایدھی کو نوازا ہے:
(a) نشانِ حیدر سے (b) ستارہ جرأت سے (c) ہلال امتیاز سے ✓ (d) تمغائے جرأت سے

6- اقوام متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں:
(a) نفیس صادق ✓ (b) بلقیس صادق (c) ارفع کریم (d) محترمہ فاطمہ جناح

اہم مختصر سوالات

1- پاکستان میں 2017ء کی مردم شماری کے مطابق خواتین کی کتنی آبادی ہے؟

جواب: 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔

2- قوم کی تعمیروترقی کے لیے خواتین کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: خواتین کسی بھی قوم کی تعمیروترقی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہے۔ وہ ان نسلوں کی امین ہیں جنھوں نے ملک کو استحکام بخشا۔ پاکستان میں ہر شعبۂ زندگی میں وہ اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔

3- پاکستانی خواتین نے میڈیا، سیاست اور تعلیمی درسگاہوں میں اپنا نام کیسے روشن کیا ہے؟

جواب: پاکستانی خواتین نے میڈیا پر جس تیزی سے انھوں نے اپنا کردار سنبھالا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ تعلیمی درسگاہوں سے لے کر ایوانِ سیاست تک ہماری پُرعزم خواتین نے اپنے نام روشن کیے۔

4- محترمہ بے نظیر کتنی مرتبہ وزیرِ اعظم بنیں؟

جواب: محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ پاکستان کی وزیرِ اعظم بنیں۔

5- ارفع کریم کا تعارف دو سطروں میں لکھیں۔

جواب: فیصل آباد کی ایک لڑکی ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ وہ آج ہم میں زندہ نہیں اور اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں۔

6- شمشاد اختر کے متعلق دو سطریں لکھیں۔

جواب: ملک کے بینکوں اور اہم اداروں میں بھی خواتین اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں مثلاً ایک خاتون شمشاد اختر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں۔

7- محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق کی خدمات پر دو سطریں لکھیں۔

جواب: محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوام متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون تھیں جو اقوام میں اتنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

8- ثمینہ بیگم کا تعارف دو سطروں میں لکھیں۔

جواب: پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ، پاکستان کی پہلی خاتون ہے جو کے۔ٹو پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ثمینہ دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں انھوں نے عزم و ہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

9- ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ سے ہے۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی سپیکر رہیں۔

تشدد اور خواتین پر تشدد کی تعریف، پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات، خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1- عالمی ادارہ صحت کے مطابق کتنی خواتین اپنے خاندان ہی کے کسی فرد سے تشدد زدہ ہوتی ہیں:
(a) 20% (b) 25% (c) 30% (d) ✓35%

taleemcity.com

2- نسوانی تشدد کی وجہ ہے:
(a) مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا
(b) معاشرے میں عدم مساوات ہے۔
(c) اسلام میں خواتین کے حقوق سے ناواقفیت
(d) تمام جوابات درست ہیں۔ ✓

3- "تشدد ستم رسیدہ کی اپنی غلطی یا قصور کی بنا پر وقوع پذیر ہوتا ہے" یہ ہے:
(a) ایک مثبت سوچ (b) حقیقت
(c) غلط مفروضہ ✓ (d) ایک فلسفہ

4- ہمارے معاشرے میں عورتوں کی عام زندگی عموماً بڑی ____ ہے۔
(a) غیر محفوظ ✓ (b) پُرکشش
(c) محفوظ (d) قابلِ ذکر

5- پنجاب اسمبلی میں کم عمر میں شادی پر پابندی ایکٹ منظور ہوا:
(a) 2014ء کو ✓ (b) 2015ء کو
(c) 2016ء کو (d) 2017ء کو

6- شادی ایکٹ میں ترمیم کے ذریعے کون قید اور بھاری جرمانے کا مستحق ہوگا؟
(a) والدین (b) نکاح رجسٹرار
(c) یونین کونسل کے کارندے (d) یہ تمام ✓

7- انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین کھلے رہیں گے:
(a) صبح و شام ✓ (b) ایک ہفتہ میں ایک دن
(c) ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو
(d) دفتری اوقات کے مطابق

8- DWPC کا مطلب ہے:
(a) ضلعی تحفظ خواتین کمیٹی (b) ضلعی تحفظ خواتین آفیسر ✓
(c) ضلعی تحفظ مرد خواتین کمیشن (d) ضلعی تحفظ خواتین کمیشن

9- ٹال فری نمبر سے مراد ہے ایسا نمبر جہاں:
(a) پولیس کو بلایا جا سکتا ہو (b) مفت میں فون ہو سکتا ہو ✓
(c) اپنے گھر اطلاع دی جا سکتی ہو (d) دگنی لاگت پر فون ہوتا ہو

اہم مختصر سوالات

1- عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد کسے کہتے ہیں؟
جواب: عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے، جس میں زخم، موت کی نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

2- نسوانی تشدد سے عورت کے کن مراحل پر بُرا اثر پڑتا ہے؟
جواب: خواتین پر تشدد، صنفی تشدد کی ایک قسم ہے، جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

3- اقوامِ متحدہ کے مطابق نسوانی تشدد سے کیا مراد ہے؟
جواب: اقوامِ متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی تعلقات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

4- بہت سے لوگ کیا سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں؟
جواب: بہت سے لوگ یہ سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں کہ تشدد خاندان یا گھر میں ناممکن ہے۔

5- نسوانی تشدد کے معاشرتی اثرات پر نوٹ لکھیں۔
جواب: تشدد کے معاشرے پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ معاشرہ بے چینی اور بدامنی کا شکار ہو سکتا ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے افراد کے حقوق چھینے جا سکتے ہیں۔ معاشرے میں تشدد کے بڑھنے سے لوگ عدم مساوات اور عدم تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

6- نسوانی تشدد کے وقوع پذیر ہونے کی وضاحت کریں۔
جواب: تشدد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:
(i) معاشرے نے اس کو بالعموم مشترک عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔
(ii) مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔
(iii) معاشرے میں عدم مساوات کو برابری کا نہ ہونا۔
(iv) مزید یہ کہ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

7- عورتوں پر تشدد کے حوالے سے غلط مفروضہ بیان کریں۔
جواب: عورتوں پر تشدد کے حوالے سے یہ غلط مفروضہ رائج ہو چکا ہے کہ خواتین اپنی غلطی کی وجہ سے تشدد ہوتی ہیں۔

8- تشدد کا ارتکاب کب ہوتا ہے؟
جواب: تشدد کا ارتکاب عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب جھگڑے کے حل کا کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو۔ بہرحال جھگڑے کے حل کے لیے صلح صفائی کا طریقہ اختیار کیا جائے، تاکہ تشدد کے واقعات میں کمی اور خاتمہ ہو سکے۔

9- پاکستان میں کس قسم کی شادی کا رواج عام ہے؟
جواب: پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔

10- صوبہ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر تحریر کریں۔
جواب: پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

11- "پنجاب تحفظِ نسواں تشدد ایکٹ" کس لیے منظور کیا گیا؟ وضاحت کریں۔
جواب: خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ" منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان

taleemcity.com

خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔
یہ ایکٹ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے جیسے تشدد کے اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

12- اکثر پاکستانی خواتین تشدد کے خلاف انصاف کیوں نہیں مانگتیں؟
جواب: پاکستان میں بہت سی خواتین تشدد کے خلاف آواز نہیں اٹھاتیں کیونکہ انھیں ناانصافی کے خلاف کوئی معاشرتی امداد میسر نہیں ہوتی۔

13- صوبائی حکومت "انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین" کہاں قائم کر رہی ہے؟
جواب: صوبائی حکومت نے صوبے میں ضلعی سطح پر "انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین" قائم کیے ہیں۔ یہ مراکز صبح سے شام تک کھلے رہتے ہیں اور وہاں کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔

14- ٹال فری نمبر کن عورتوں کے لیے قائم کیے گئے ہیں؟
جواب: متاثرہ خواتین اگر سنٹر نہیں آسکتیں تو ان کے لیے ٹال فری نمبر قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔

15- ٹال فری نمبر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے، جہاں خواتین تشدد کے خلاف شکایات کر سکتی ہیں۔

16- ہم اپنے معاشرے کو کیسے خوشحال بنا سکتے ہیں؟
جواب: ہم ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھا کر اپنے معاشرے کو ترقی یافتہ اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔

17- کونسا معاشرہ امن اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے؟
جواب: ایک انصاف پر مبنی اور خوشحال معاشرہ ہی امن اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی کو:
(الف) جلا دیتے تھے (ب) ونی کر دیتے تھے
(ج) زندہ دفن کر دیتے تھے ✓ (د) عزت دیتے تھے

2- اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے ہیں:
(الف) سب عورتیں برابر ہیں (ب) تمام افراد برابر ہیں
(ج) سب بچے برابر ہیں (د) سب انسان برابر ہیں ✓

3- قائداعظم کے قدم بہ قدم تحریکِ پاکستان میں شامل رہیں:
(الف) بیگم فرخ حسین (ب) محترمہ فاطمہ جناح ✓
(ج) بیگم مولانا محمد علی جوہر (د) نصرت ہارون

4- لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے میں مصروف ہیں:
(الف) محترمہ بلقیس ایدھی ✓ (ب) محترمہ بینظیر بھٹو
(ج) ثمینہ بیگ (د) ڈاکٹر نفیس صادق

5- پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے:
(الف) 14 سال (ب) 16 سال ✓
(ج) 18 سال (د) 20 سال

6- خواتین تشدد کے خلاف کس نمبر پر شکایات کر سکتی ہیں:
(الف) 1043 ✓ (ب) 1085
(ج) 1016 (د) 1030

7- پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ" منظور کیا:
(الف) 24 جنوری 2010 (ب) 16 فروری 2015
(ج) 24 فروری 2016 ✓ (د) 15 ستمبر 2017

2- خالی جگہ پر کریں۔
1- اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو۔۔۔۔۔ سے پیدا کیا۔
2- آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔۔۔۔۔۔۔ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔
3- پاکستان کی پہلی خاتونِ اول۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔
4- ۔۔۔۔۔ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو پہاڑ سر کر چکی ہیں۔
5- SMS نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ذریعے بھی آپ عورتوں سے تشدد کی اطلاع کر سکتے ہیں۔

جوابات				
ایک شخص	عورتوں	بیگم رعنا لیاقت علی	ثمینہ بیگ	8787

3- مختصر جوابات دیں۔

1- قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔
جواب: قرآن مجید کی یہ آیات اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔
"میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔" (سورۃ آل عمران، آیت 195)

2- آپ ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔
جواب: خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: "عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔"

3- تحریکِ پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیں۔
جواب: تحریکِ پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام درج ذیل ہیں۔
محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین۔

4- خواتین پر تشدد کی تعریف کریں۔

جواب: اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی تعلقات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

5- پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟

جواب: پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

6- خواتین پر تشدد کی شکایات آپ کن نمبر پر کر سکتے ہیں۔

جواب: متاثرہ خواتین اگر سنٹر نہیں آسکتیں تو اس کے لیے ٹال فری نمبر قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے، جہاں خواتین تشدد کے خلاف شکایات کر سکتی ہیں۔ ہر عورت اپنے موبائل فون یا لینڈ لائن، نمبر سے ہیلپ لائن Helpline کو کال کر سکتی ہے۔ ہیلپ لائن آپریٹرز خواتین کی شکایات کے اندراج کی معلومات وغیرہ فراہم کرتے ہیں اور ان کا رابطہ ضلعی تحفظ خواتین آفیسرز یا مقامی پولیس اسٹیشن اور دیگر ضلعی حکومتی حکام سے کرواتے ہیں۔ ایس ایم ایس SMS نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

4- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

1- قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں عورت کے حقوق بیان کریں۔

جواب:

قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق
Women's Rights in Islam in the light of Quran and Sunnah)

اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں ہی اس کی مخلوق ہے۔ قرآن وحدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: ''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اوّل اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر:1)

عورت وہ لفظ ہے جو انسان کو عزت وحرمت سے آگاہ کرتا ہے اور جس کے وجود سے کائنات میں رنگ ہے۔ تمام مذاہب بشمول اسلام ہر قسم کے نسوانی تشدد کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپ دیں۔ اکثر عورتیں اس تصور کی بنا پر تشدد کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ مردوں کی نسبت کم تر ہیں۔ بہر حال قرآن مجید کی یہ آیات اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

☆ ''میں کسی عمل کرنے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 195)

☆ ''جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کو نہایت اچھا صلہ دیں گے۔'' (سورۃ النحل، آیت نمبر:97)

عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو رحمت بنایا اور گھر کا سکون بنایا۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا تو عورت کو ظلم کے ان اندھیروں سے نجات ملی۔ اسلام نے عورت کو ذلت سے چھٹکارا دلا کر عزت وحرمت سے نوازا۔ عورت کو زندہ دفنانے کی جاہلانہ رسم ختم ہوئی۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیے اور عورت کی حیثیت مستحکم کی۔

اسلام نے عورت کو مساوی حقوق، عزت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حق مہر، خلع کا حق، تعلیم وتربیت کا حق، علیحدگی کی صورت میں اولاد رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق، مشاورت کا حق عطا کیا۔ اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کیا کہ وہ اولاد کی کفالت کرے۔ یہ ذمہ داری والد کی ہے۔ ماں، بہن بیٹی، بیوی کی شکل میں اسلام نے ہر رشتے سے عورت کا ترکے میں حصہ رکھا ہے۔

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد وعورت مساوی ہیں چنانچہ قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:

ترجمہ: ''مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے۔ اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل وکرم مانگتے رہو۔'' (سورۃ النساء آیت نمبر:32)

مزید فرمایا:

ترجمہ: ''اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت جب کہ وہ صاحب ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر:124)

قرآن پاک کے علاوہ کئی احادیث رسول ﷺ میں بھی عورتوں کے حقوق وفرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ خود دو جہاں کے محبوب حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔'' (سنن الترمذی، کتاب: نیکی اور صلہ رحمی، حدیث نمبر:1913)

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو''

دوسری جگہ فرمایا:

''تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہو گا۔'' (سنن الترمذی، کتاب: نیکی اور صلہ رحمی، حدیث نمبر: 1911)

حضور اکرم ﷺ نے مزید فرمایا:

''دین آسان ہے، لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، لوگوں کو مشکلات میں مت ڈالو۔'' (صحیح بخاری)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے عورت کو نہ صرف باوقار بنایا بلکہ اُسے چادر اور چار دیواری کی صورت میں تحفظ بھی عطا کیا۔

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی مثال

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک نمایاں مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اجاگر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر وہ کوہِ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تاکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خوراک اور پانی مہیا کریں۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک عظیم رکن بنا دیا گیا۔ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہو گیا کہ وہ حج کی تکمیل کے لیے ان کی پیروی کریں۔ اس واقعہ سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

بعثتِ نبوی ﷺ کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی اصلاحات کے لیے جدوجہد کے سلسلے کا اہم پہلو دنیا اور عرب کے مظلوم اور محکوم طبقات خصوصاً خواتین، خدام اور یتیموں کو بنیادی حقوق مہیا کرنا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا نامور خواتین کی وہ زندہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل کی گھڑیوں میں مسلم خواتین کی رہنمائی کرتی رہیں۔

ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں بحیثیت انسان، مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ ان کو آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی، جو انھوں نے اس دنیا میں سرانجام دیے ہوں گے۔

-2 تحریکِ پاکستان میں عورت کے حقوق بیان کریں۔

جواب: 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہے۔ وہ ان نسلوں کی امین ہیں جنھوں نے ملک کو استحکام بخشا۔ پاکستان میں ہر شعبہ زندگی میں وہ اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ میڈیا پر جس تیزی سے انھوں نے اپنا کردار سنبھالا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ تعلیمی درسگاہوں سے لے کر ایوانِ سیاست تک ہماری پُرعزم خواتین نے اپنے نام روشن کیے۔ پاکستان کی خواتین اپنے ملک کی تعمیر و ترقی اور سماجی بہبود کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ ملک میں عام لوگوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لیے خواتین کی انفرادی اور اجتماعی طور پر خلوصِ نیت سے سرگرم عمل ہیں۔ خصوصی بچوں کے سکول ہوں، بوڑھے لوگوں کے لیے سر چھپانے کی جگہیں ہوں، نادار عورتوں کے لیے دستکاری سکھانے کے ادارے ہوں، ان سے وابستہ ہماری عورتیں اپنی ہمت اور بساط سے زیادہ کام کرتی ہیں۔

خواتین کسی بھی حوالے سے مرد سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ معاشرے میں خواتین کا کردار دوہری اہمیت کا حامل ہے۔ قیامِ پاکستان میں محترمہ فاطمہ جناح کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے تھے۔ ان انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے مقابلے میں انتخابات میں حصہ لیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ پاکستان کی وزیراعظم رہیں۔ ان کے علاوہ وہ خواتین عدالتوں میں بطور جج اور وکیل کام کرتی نظر آتی ہیں۔

فیصل آباد کی ایک لڑکی ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ وہ آج ہم میں زندہ نہیں اور اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں۔

ملک کے بینکوں اور اہم اداروں میں بھی خواتین اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں مثلاً ایک خاتون شمشاد اختر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں۔ ایسی خواتین کی ایک طویل فہرست ہے۔

سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔ بلقیس ایدھی نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کر دی۔ بلقیس ایدھی پاکستان کی حکومت سے تمغائے امتیاز حاصل کر چکی ہیں۔

محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کے علاوہ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔ حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔

محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوامِ متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون تھیں جو اقوام میں اتنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ، پاکستان کی پہلی خاتون ہے جو کے۔ٹو پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ثمینہ دنیا کے سات برِاعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں انھوں نے عزم و ہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

خواتین پاکستان میں تقریباً تمام بڑے شعبوں میں مثلاً فوج، صحت، تعلیم، کھیل، شوبز اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں اور یہ ثابت کر رہی ہیں کہ وہ ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ یہ باہمت خواتین کامیابیوں اور نئی جہتوں کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ سے ہے۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی سپیکر رہیں۔

3- پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

جواب:

تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار

(Women's Role in Pakistan Movement)

پاکستان کا قیام اس طویل جدوجہد کا ثمر ہے جو مسلمانانِ برصغیر نے اپنے علیحدہ قومی تشخص کی حفاظت کے لیے شروع کی۔ قیامِ پاکستان کی جدوجہد آسان نہ تھی۔ اس عظیم جدوجہد میں برصغیر کی مسلم خواتین نے بھی لازوال کردار ادا کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ ان خواتین میں مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خاں، بیگم جی اے خاں، بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زریں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ، فاطمہ بیگم، بیگم وقار النساء نون اور لیڈی نصرہارون سمیت متعدد عظیم خواتین شامل ہیں جنھوں نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔

یہ وہ خواتین تھیں جو بیسویں صدی میں عملی، معاشرتی، سیاسی، میدان کی جانباز سرگرم اور نڈر کارکن رہیں۔ انھوں نے نہ صرف عام گھریلو عورت میں سیاسی شعور بیدار کیا بلکہ علیحدہ ملی تشخص کی تحریک کا جذبہ بھی اجاگر کیا۔ ان میں سے چند خواتین کا تحریکِ پاکستان میں کردار ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

محترمہ فاطمہ جناح

قائداعظم کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم کے قدم بہ قدم ساتھ رہیں اور مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی وہ متحرک ممبر تھی۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کی رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبان کا فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

فاطمہ صغریٰ

سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ تحریکِ پاکستان کی فعال رکن تھیں اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

بیگم شائستہ اکرام اللہ

بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روحِ رواں تھیں اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

بیگم رعنا لیاقت علی

بیگم رعنا لیاقت علی پاکستان کی پہلی خاتونِ اول، پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کیا۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

بیگم محمد علی جوہر

تحریکِ پاکستان کی رہنما بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی خودامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریکِ خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے نہ صرف خواتین بلکہ مردوں میں بھی سیاسی شعور بیدار کیا۔

taleemcity.com

بیگم جہاں آرا شاہنواز

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبال کے گہرے دوست بیرسٹر شاہنواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930 میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

لیڈی نصرت ہارون

لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریکِ خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں ''اصلاح الخواتین'' کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مختصراً تحریکِ پاکستان میں خواتین نے کئی رکاوٹوں کے باوجود اہم کردار نبھائے۔

4- پاکستان میں نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔

جواب:

پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات
(Government's efforts to address the issue of Violence against Women in Pakistan)

مملکت خداداد پاکستان کا وجود نفاذ اسلام کے لیے عمل میں لایا گیا، یہاں عورتوں پر تشدد اور ان کے بنیادی حقوق کے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے۔ ان میں عائلی قوانین 1961ء کے بعض قوانین جو کہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں ان سے حقوق نسواں کو تحفظ حاصل ہوا۔ عورتوں پر مظالم اور ان کے حقوق غصب کرنے سے متعلق اسمبلی اور سینٹ نے ترمیمی بل بھی منظور کیا ہے۔ پاکستان میں عورتوں پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015
(Punjab Marriage Restraint Act, 2015)

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015 میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

حکومتِ پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ 2016
(The Punjab Protection of Women Against Violence Act, 2016)

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ'' منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ ایکٹ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے جیسے تشدد کے اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

taleemcity.com